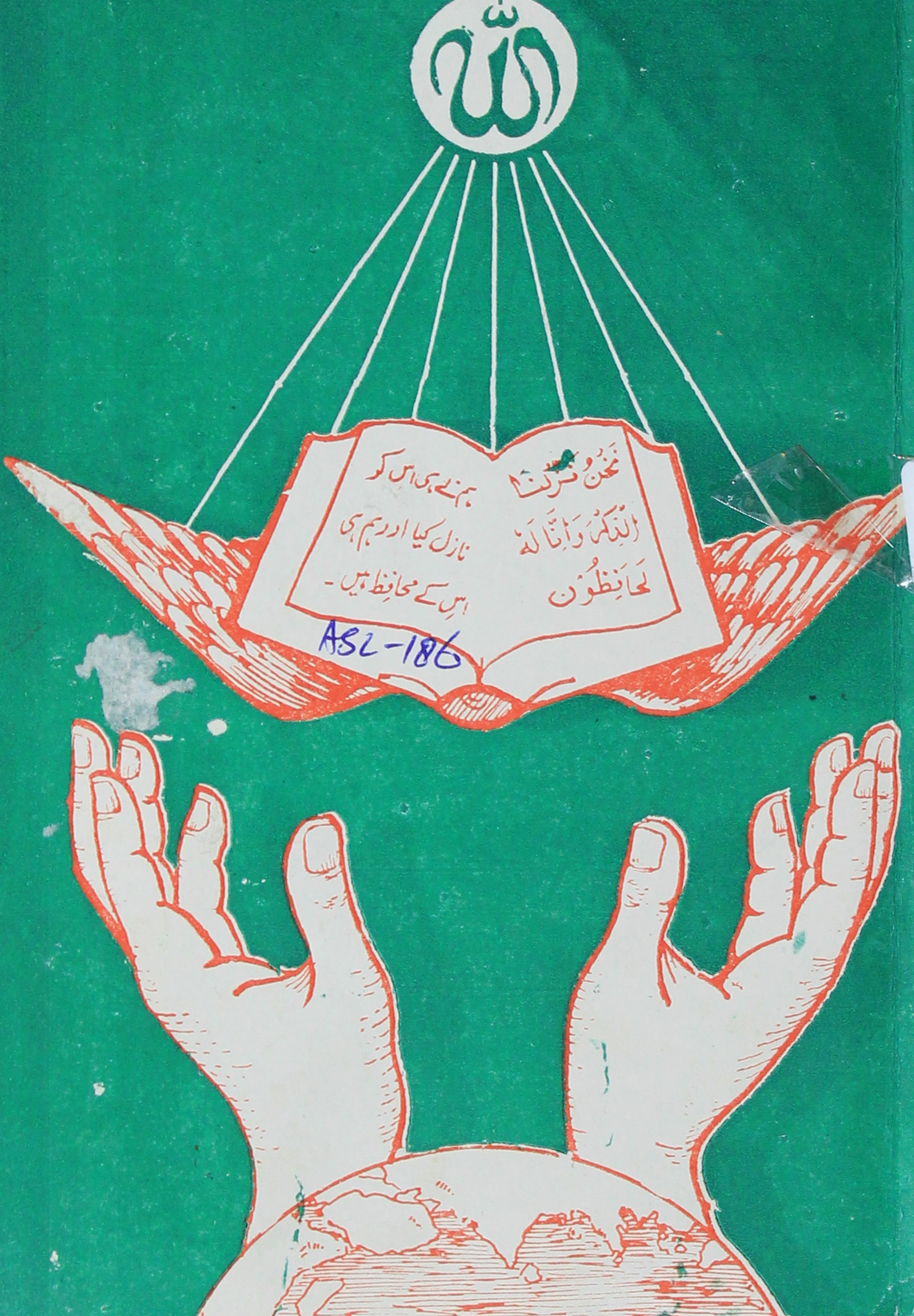

نحن نزلنا
الذکر وانا لہ
لحافظون
ہم نے ہی اس کو
نازل کیا اور ہم ہی
اس کے محافظ ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلامک پروڈکشن انٹرنیشنل انکورپوریٹڈ
۵۸۲۷ ـ ایسٹ پیما اسٹریٹ ٹکسن ـ آریزونا
۸۵۷۱۱ متحدہ ریاست ہائے امریکہ

ایک بلا منافع تنظیم جو تمام انگریزی دان دُنیا کے مسلمانوں کی خدمت کرتی ہے

مُعجزۂ مُحمّدیؐ کا لاافانی تسلسل

راقم
راشد خلیفہ

اب آپ خود اس طرح معجزۂ محمّدیؐ کی عظمت دیکھ سکتے ہیں۔

۱۳۹۶ھ ۱۹۷۶ء

ترجمہ
ڈاکٹر احمد توفیق
۶۲ ـ مزنگ روڈ، لاہور پاکستان

شایع کردہ محمّد اشرف فاضلی ـ بچھ پورہ سرینگر کشمیر

اِنَّ عَلَیْنَا لَلْھُدٰی

بے شک راستہ بتانا ہمارے ذمہ ہے

(سورۃ الیل آیت ۱۲)

اِنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ (مشکوٰۃ شریف)

یعنی ایمان یہ ہے کہ

تو ایمان لاوے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر
اور اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں
پر اور اچھی بری تقدیر پر

ایمانِ مُفَصَّل

آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ؕ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور
اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت
کے دن پر اور اس پر کہ اچھی بری تقدیر اللہ
کی طرف سے ہے۔ اور موت کے بعد زندہ ہونے پر۔

تمہید

نَحمدہٗ ونُصلّی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں پیغمبر آخر الزمان کے ذریعہ مکمل اور واضح
ہدایت یعنی قرآن شریف عطا فرمایا۔ چنانچہ سورۂ مدثر میں آیت ۱۱ سے ۳۱ تک اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے۔

ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ﴿۱۱﴾ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾ وَّ
بَنِیْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ﴿۱۵﴾
كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ﴿۱۶﴾ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾
اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾
ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾
فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ یُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ
الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾
لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾ عَلَیْهَا تِسْعَةَ
عَشَرَ ﴿۳۰﴾ وَمَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۪
وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۙ لِیَسْتَیْقِنَ
الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِیْمَانًا وَّلَا
یَرْتَابَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِیَقُوْلَ
الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ
اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ
مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا
هِیَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾

ترجمہ:

"چھوڑ دو مجھے اور اُس شخص کو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا۔ بہت سا مال اُس کو دیا اس کے ساتھ حاضر رہنے والے بیٹے دیئے اور اس کے لئے ریاست کی راہ ہموار کی۔ پھر وہ طمع رکھتا ہے کہ میں اسے اور زیادہ دوں۔ ہرگز نہیں۔ وہ ہماری آیات سے عناد رکھتا ہے۔ میں تو اسے عنقریب ایک کٹھن چڑھائی چڑھاؤں گا۔ اس نے سوچا اور کچھ بات بنانے کی کوشش کی۔ تو خدا کی مار اس پر۔ کیسی بات بنانے کی کوشش کی۔ (پھر لوگوں کی طرف) دیکھا۔ پھر پیشانی سیکڑی اور منہ بنایا۔ پھر پلٹا اور تکبر میں پڑ گیا۔ آخر کار بولا یہ کچھ نہیں ہے۔ مگر ایک جادو جو پہلے سے چلا آرہا ہے۔

یہ تو ایک انسانی کلام ہے عنقریب میں اسے دوزخ میں جھونک دوں گا۔ اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ دوزخ؟ نہ باقی رکھے نہ چھوڑے۔ کھال جھلس دینے والی۔ انیس کارکن اس پر مقرر ہیں۔ ہم نے دوزخ کے یہ کارکن فرشتے بنائے ہیں۔ اور ان کی تعداد کو کافروں کے لئے فتنہ بنا دیا ہے تاکہ اہلِ کتاب کو یقین آجائے اور ایمان لانے والوں کا ایمان بڑھے اور اہل کتاب اور مومنین کسی شک میں نہ رہیں اور دل کے بیمار اور کفار یہ کہیں کہ بھلا اللہ کا اس عجیب بات سے کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ اس طرح اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخش دیتا ہے اور تیرے رب کے لشکروں کو خود اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اور اس دوزخ کا ذکر سوا کسی غرض کے لئے نہیں کیا گیا ہے۔ کہ لوگوں کو اس سے نصیحت ہو۔"

شانِ نزول ان آیات کا یہ ہے۔ کہ

جب فرمانِ الٰہی کی تعمیل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی تبلیغ

شروع کی اور قرآن مجید کی پے در پے نازل ہونے والی صورتوں کو آپ نے سنانا شروع کیا تو مکہ میں کھلبلی مچ گئی اور مخالفتوں کا ایک طوفان کھڑا ہوا۔ چند مہینے اس حال پر گزرے تھے کہ حج کا زمانہ آگیا اور مکہ کے لوگوں کو یہ فکر لاحق ہوگئی کہ اس موقع پر تمام عرب سے حاجیوں کے قافلے آئیں گے۔ اگر محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قافلوں کی قیام گاہوں پر جا جا کر آنے والے حاجیوں سے ملاقاتیں کیں۔ اور حج کے اجتماعات میں جگہ جگہ کھڑے ہو کر قرآن جیسا بے نظیر اور موثر کلام سنانا شروع کر دیا تو عرب کے ہر گوشے تک ان کی دعوت پہنچ جائے گی اور نہ معلوم کون کون اس سے متاثر ہو جائے۔ اس لئے قریش کے سرداروں نے ایک کانفرنس بلائی جس میں طے کیا گیا کہ حاجیوں کے آتے ہی ان کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا جائے۔ اس پر اتفاق ہوجانے کے بعد ولید بن مغیرہ نے حاضرین سے کہا کہ اگر آپ لوگوں نے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق مختلف باتیں لوگوں سے کہیں تو ہم سب کا اعتبار جاتا رہے گا۔ اس لئے کوئی ایک بات طے کر لیجئے۔ جسے سب بالاتفاق کہیں۔ کچھ لوگوں نے کہا ہم محمد ﷺ کو کاہن کہیں گے۔ ولید نے کہا نہیں، خدا کی قسم، وہ کاہن نہیں ہیں، ہم نے کاہنوں کو دیکھا ہے جیسی باتیں وہ گنگناتے ہیں اور جس طرح کے فقرے وہ جوڑتے ہیں۔ قرآن کو ان سے کوئی دور کی نسبت بھی نہیں ہے۔ کچھ اور لوگ بولے۔ انہیں مجنون کہا جائے۔ ولید نے کہا وہ مجنون بھی نہیں ہیں ہم نے دیوانے اور پاگل دیکھے ہیں۔ اس حالت میں آدمی جیسی بہکی بہکی باتیں اور الٹی سیدھی حرکات کرتا ہے۔ وہ کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہیں۔ کون باور کرے گا۔ کہ محمدؐ جو کلام پیش کرتے ہیں۔ وہ دیوانگی کی بڑ ہے یا جنون کے دورے میں آدمی یہ باتیں کر سکتا ہے؟ لوگوں نے کہا۔ اچھا تو پھر ہم شاعر کہیں گے۔ ولید نے کہا وہ شاعر بھی نہیں ہیں۔ ہم شعر کی تمام اقسام سے واقف ہیں۔ اس کلام پر

شاعری کی قسم کا اطلاق بھی نہیں ہو سکتا۔ لوگ بولے تو ان کو ساحر کہا جائے۔ ولید نے کہا۔ وہ ساحر بھی نہیں ہیں۔ جادوگروں کو ہم جانتے ہیں اور اپنے جادو کے لئے جو طریقے وہ اختیار کرتے ہیں۔ ان سے بھی ہم واقف ہیں۔ یہ بات بھی محمدؐ پر چسپاں نہیں ہوتی۔ پھر ولید نے کہا۔ ان باتوں میں سے جو بات بھی تم کرو گے لوگ اس کو ناروا الزام سمجھیں گے۔ خدا کی قسم اس کلام میں بڑی حلاوت ہے۔ اس کی جڑ بڑی گہری اور اس کی ڈالیاں بڑی ثمر دار ہیں۔ اس پر ابوجہل ولید کے سر ہو گیا۔ اور اس نے کہا تمہاری قوم تم سے راضی نہ ہو گی۔ جب تک محمدؐ کے بارے میں کوئی بات نہ کہو۔ اس نے کہا اچھا مجھے سوچ لینے دو۔ پھر سوچ سوچ کر بولا۔ قریب ترین بات جو کہی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ تم عرب کے لوگوں سے کہو۔ یہ شخص جادوگر ہے۔ یہ ایسا کلام پیش کر رہا ہے۔ جو آدمی کو اس کے باپ۔ بھائی۔ بیوی۔ بچوں اور سارے خاندان سے جدا کر دیتا ہے۔

ولید کی اس بات کو سب نے قبول کر لیا۔ پھر ایک منصوبے کے مطابق حج کے زمانے میں قریش کے وفود حاجیوں کے درمیان پھیل گئے اور انہوں نے آنے والے زائرین کو خبردار کرنا شروع کیا۔ کہ یہاں ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ جو بڑا جادوگر ہے اور اس کا جادو خاندانوں میں تفریق ڈال دیتا ہے۔ اس سے ہوشیار رہنا۔ مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام خود ہی سارے عرب میں مشہور کر دیا (سیرۃ ابن ہشام جلد اول، صفحہ ۲۸۸، ۲۸۹۔ اس قصے کا یہ حصہ کہ ابوجہل کے اصرار پر ولید نے یہ بات کہی تھی، عکرمہ کی روایت سے ابن جریر نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے)

یہی واقعہ ہے جس پر ان آیات میں تبصرہ کیا گیا ہے۔ اصل میں یہ جواب ہے ولید بن مغیرہ کی اس من گھڑت بات پر کہ قرآن انسان کا کلام ہے اور انیس کی تعداد کا ذکر اور اس تعداد کا موجب ایزادگی ایمان اور ازالہ شکوک و

شبہات اور کافروں کے لئے گمراہ کن بتایا گیا ہے۔ حتیٰ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید نے کہا کہ کیا صرف انیس داروغے کروڑوں لوگوں کو جہنم میں ڈالنے کے لئے کافی ہیں۔ ہم تو پھر ایک ایک داروغے سے دس دس آدمی نپٹ لیں گے۔ جبکہ فرشتے جن کی قوت معلوم ہے۔ باوجودیکہ ان میں کا ایک بھی تمام اہل جہنم کی تعذیب کے لئے کافی ہے۔ پھر انیس فرشتوں کے مقرر ہونے سے ظاہر ہے کہ عذاب کا بہت ہی اہتمام ہوگا اور مفسر قرآن حضرت مولانا محمد شفیع صاحب رح معارف القرآن میں لکھتا ہے کہ نکتۂ خاص انیس کے عدد میں حقیقتاً اللہ ہی کو معلوم ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی قرآن کے رموز سمجھانے کی قدرت رکھتا ہے۔ اور یہ اُس کا ہی منشا تھا کہ انیس کی تعداد کے ذکر کا ایک پہلو چودہ سو سال کے بعد انسان پر ظاہر کرے اور الحمد للہ ڈاکٹر خلیفہ راشد جو کہ ارزونا امریکہ میں مقیم ہیں کی وساطت سے اب ہم تک پہنچ گیا اور دنیا میں کتنے لوگ ہیں جو کہ ایک سے نو تک گنتی اور عربی رسم الخط سے واقف نہیں ہیں۔ بلکہ مبر الیقین ہے کہ یہ کتاب آج کل کے تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے جو کہ (اقرار باللسان زبانی اقرار کے باوجود مختلف شبہات کے شکار ہوئے ہیں۔ بہت ہی مفید اور (تصدیق بالقلب) دلی تصدیق کرنے کے لئے کافی رہے گی۔

اب ہم آگے ڈاکٹر خلیفہ راشد کی تقریر کا ترجمہ مشاہدہ کریں گے۔

یہاں صرف ایک بات کا تذکرہ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں اس بات کا ذکر کرتا ہے کہ میں نے یہ کائنات ایک خاص مقررہ تعداد کے تحت پیدا کی ہے۔ یعنی تمام پیدائش چاہے حیوانات۔ نباتات یا جمادات ہوں۔ جن میں انسان۔ حیوان۔ درخت یا ان کی باتیں۔ حرکتیں یا ان کی تسبیح جس میں یہ خدا کے حکم سے شعوری یا غیر شعوری طور مصروف ہیں یہ سب

ایک خاص مقررہ تعداد کے تحت کام کر رہے ہیں اور اس طرح سے قیامت کا وجود برحق ہوتا ثابت ہوتا ہے۔ جب سب سماوی کشش ختم ہو کر نظامِ کائنات بلکہ زمین کی گردش اختتام کو پہنچ جائے گی اور حساب و کتاب کے بعد آدمی کو دنیاوی امتحان کے نتائج سنا کر اُسے انعام یا سزا سنا کر اس مقصد پیدائش کائنات کی تکمیل ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ ایک منصوبہ جو کہ کئی لاکھ سال کا ہے۔ انجام پذیر ہوگا۔

اور یہ حدیث قدسی

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ

یعنی اگر آپ کو پیدا کرنا نہ ہوتا۔ تو میں ان کائناتوں کو پیدا ہی نہ کرتا۔ کی وضاحت کا مشاہدہ سب مخلوق کریں گے۔

میری یہی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان کی دولت سے مالا مال کر کے دنیا کے ساتھ ساتھ ہماری عقبیٰ بھی قابل فخر بنائے۔

(آمین)

یہ کتاب مولوی نورالدین صاحب مالک شالیمار آرٹ پریس کی کاوشوں اور محنت سے شائع کرنی ممکن ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ان کو جزائے خیر عطا کرے۔

تحریر بتاریخ ۴ ماہ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء

آپ کا مخلص:

محمد اشرف فاضلی۔ بچھ پورہ سرینگر

(شالیمار آرٹ پریس)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

ترجمہ: جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے۔ (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہے۔ اس کی سچی بادشاہی ہے اور اسی کی تعریف (لا انتہا ہی) ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ فَلَہٗ بِہٖ حَسَنَۃٌ وَالْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِیْمٌ حَرْفٌ۔

(الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمدؐ نے فرمایا کہ جو کوئی ایک حرف بھی قرآن کا پڑھتا ہے۔ اس کو ایک اچھائی ملتی ہے اور ایک اچھائی اس طرح کے دس انعام ہیں۔ میں نہیں کہتا کہ ال م ایک حرف ہے مگر ا۔ ایک حرف ہے۔ ل۔ ایک حرف ہے۔ اور م ایک حرف ہے۔ (ترمذی)

قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا۔

(سورۂ بنی اسرائیل آیت ۸۸)

جس آیت کی آپ نے تلاوت سُننے کی سعادت حاصل کی ہے۔ وہ سورہ نمبر ۱۷ بنی اسرائیل کی آیت ۸۸ ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ تمام جنّ و انس مل کر قرآن مجید کی طرح کوئی کتاب تصنیف کرنے کی کوشش کریں تو وہ اس کوشش میں ناکام ہو جائیں گے چاہے وہ آپس میں کتنا ہی تعاون کریں۔ اگلے ساٹھ منٹ میں آپ قرآن پاک کے نمایاں معجزاتی پہلوؤں کو سُنیں گے۔ دیکھیں گے اور چھوئیں گے۔ جس سے ناقابلِ اعتراض پر ثابت ہو جائے گا کہ مندرجہ بالا آیت کتنی حقیقت کی حامل ہے۔ آپ ایسے دائمی معجزات کا مشاہدہ کریں گے جو مادی ہیں جنہیں آپ چھو سکتے ہیں۔ معائنہ کر سکتے ہیں جس سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ قرآن دراصل اللہ کی کتاب ہے جو کہ اصلی حالت میں بغیر کسی رد و بدل کے ہمیں ورثہ میں ملی ہے۔

آپ میں سے اکثر یہ جانتے ہیں کہ تمام پیغمبرانِ خدا مافوق الفطرت سے سہارا دیے گئے تھے جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ وہ قادرِ مطلق کے بھیجے ہوئے تھے تاکہ وہ اس کا پیغام دنیا تک پہنچائیں۔ مثلاً جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس گئے تو ان کا عصا معجزانہ طور پر اژدہا بن گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوڑھ کی بیماری کو معجزے کی مدد سے دُور کرتے تھے۔ اندھوں کی بینائی واپس کرتے تھے۔ مُردوں کو زندہ کرتے تھے اور مٹی کے پرندوں میں جان ڈالتے تھے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے لہٰذا یہ منطقی امر تھا کہ ان کا معجزہ جو کہ آخری معجزہ پیغمبران تھا۔ وہ ہمیشہ قائم رہے اور مسلسل اس دنیا کے سامنے پیش ہوتا رہے تاکہ جتنی نسلیں بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے انسانی زندگی کے خاتمے تک

آئیں وہ اس کا مشاہدہ کریں گے جو کچھ آپ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ اس منطقی نتیجہ کا مظہر ہے۔ آپ ابھی ابھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ابدی معجزے کا مشاہدہ کریں گے۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ ہر پیغمبر کا معجزہ انہی کے ساتھ ختم پذیر ہوا۔ ہم میں سے کسی نے بھی حضرت موسےٰ کے عصا کو سانپ کی شکل اختیار کرتے نہیں دیکھا۔ نہ ہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو مردوں کو زندہ کرتے دیکھا۔ یہ معجزات صرف اسی وقت کے لوگوں نے دیکھے مگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ کو گزری ہوئی نسلوں نے دیکھا ہماری موجودہ نسل دیکھ رہی ہے۔ آپ بھی یہیں اس کا مشاہدہ کریں گے اور آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی یہ سعادت حاصل ہوگی۔ آخر معجزہ محمدی کیا ہے۔ اگر آپ سورہ نمبر ۲۹ العنکبوت کی آیات نمبر ۴۹ــــ ۵۰ کی تلاوت کریں۔

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۹ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۵۰

سورہ العنکبوت آیت ۴۹ــــ ۵۰

ترجمہ: بلکہ وہ روشن آئتیں ہیں۔ ان کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا۔ اور ہماری آیتوں کا انکار مگر ظالم۔ اور بولے کیوں نہ اتریں۔ کچھ نشانیاں ہیں۔ ان پر ان کے رب کی طرف سے تم فرماؤ۔ نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں۔ میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں۔

اور اس کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ معجزہ محمدی قرآن مجید ہے پچھلے چودہ سو سال سے ہر ایک نسل اور آنے والی نسلیں اس کا مشاہدہ کریں گی۔ سائنسی اور ٹکنیکی علوم میں جب بھی کوئی ترقی ہوئی تو یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ اس کی نشان دہی پہلے ہی قرآن مجید میں ہو چکی ہے مثال کے طور پر جب سائنس دانوں نے یہ معلوم کیا کہ زمین گول

ہے۔ گھومتی ہے۔ تو لوگوں کو تعجب ہوا کہ یہ قرآنِ مجید میں پہلے سے موجود ہے۔ ملاحظہ ہو سورہ نمبر ۲۷ النمل میں آیت نمبر ۸۸

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۚ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ۝

(سورہ النمل آیت ۸۸)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم پہاڑوں پر نظر ڈالتے ہو۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ کھڑے ہوئے ہیں۔ مگر بادلوں کی طرح چل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بنایا۔ وہ بالکل صحیح ہے۔ جب سائنسدانوں نے یہ بتایا کہ سورج روشنی کا ایک ذریعہ ہے اور چاند اس کی روشنی سے چمکتا ہے تو قرآن دانوں نے بتایا کہ یہ بھی قرآن مجید میں موجود ہے۔ ملاحظہ ہو۔ سورہ نمبر ۱۰ یونس میں آیت نمبر ۵۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ: وہی ہے جس نے سورج کو جگمگاتا بنایا اور چاند چمکتا اور اس کے لئے منزلیں ٹھہرائیں کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جانو۔ اللہ نے اسے نہ بنایا مگر حق نشانیاں مفصل بیان فرماتا ہے۔ علم والوں کے لئے

اور سورہ نمبر ۲۵ الفرقان میں آیت نمبر ۶۱

تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ۝ (سورہ الفرقان آیت نمبر ۶۱)

ترجمہ: بہت برکت والا ہے جس نے کیے بیچ آسمان برج اور کیا بیچ اس کے چراغ یعنی سورج اور چاند روشن۔

ان میں بھی یہی بتایا گیا ہے کہ سورج ایک لیمپ ہے اور چاند کو روشن کرتا ہے اور یہی بات اب سائنس نے ہمیں بتائی ہے کہ سورج تو روشنی کا منبع ہے اور چاند محض اس کا عکس۔ یہ انکشاف اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں چودہ سو سال قبل کیا تھا۔ اگر قرآن مجید میں معجزات پر تفصیل سے ذکر کیا جائے تو گھنٹوں کیا مدتیں گزر جائیں گی۔ یہاں صرف ان معجزات کا ذکر ہوگا جو قرآن مجید نے ہماری نسل کو عطا کئے ہیں۔ ہم سب مل کر معجزاتِ محمدیؐ یعنی قرآن مجید کا مطالعہ کریں گے۔ وہ معجزات آپ کے سامنے آئیں گے۔ وہ اسی طرح ہوں گے جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا نے دربار فرعون میں سانپ کی شکل اختیار کی تھی یا جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مُردے زندہ کرتے دیکھا تھا۔ اسی طرح حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا تسلسل آپ خود ملاحظہ فرمائیں گے۔

یوں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ کی کلید بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے جو کہ پہلی آیت قرآنی ہے۔ اگر آپ اس کے حروف گنیں تو انیس (۱۹) ہیں۔ اس میں کسی کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ الفاظ کوئی بھی گن سکتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ اس بات کا بھی علم ہوا کہ اس آیت کا ایک ایک لفظ جو قرآن مجید میں آیا ہے وہ ۱۹ کے مرکب یا مضرب میں سے آیا ہے اس کو ذہن میں رکھیں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ۱۹ حروف ہیں۔ اس آیت کا ہر لفظ قرآن مجید میں بار ہا آیا ہے۔ اگر ہر لفظ کو علیحدہ علیحدہ گنا جائے تو پتہ چلے گا کہ وہ ۱۹ پر تقسیم ہو جاتا ہے پہلا لفظ اسم ہے جو پورے قرآن مجید میں ۱۹ بار آیا ہے۔ دوسرا لفظ اللہ ہے جو قرآن مجید میں ۲۶۹۸ مرتبہ آیا ہے۔ یعنی ۱۴۲ × ۱۹، تیسرا لفظ الرحمٰن ۵۷ مرتبہ یعنی ۳ × ۱۹ اور الرحیم ۱۱۴ یعنی ۶ × ۱۹ آیا ہے۔

جب آپ یہ سب کچھ سن رہے ہوں گے تو شیطان بھی کانا پھوسی میں ضرور مشغول ہوگا اور آپ کو بہکا دیگا اور وسوسہ پیدا کرے گا کہ آپ کیسے جانتے ہیں کہ یہ اعداد اس نے خود نہیں بنائے آپ مہربانی فرما کر اثر شیطانی کو اتار پھینکیں۔ مجھے یہ بتانے کی اجازت

دیں کہ یہ اعداد ہماری نسل سے بہت پہلے دستاویزی شکل میں آچکے ہیں اور الفاظ قرآنی کی اس سے بہت پہلے بڑے بڑے علماء نے گنتی کی ۔ ایک ایسی ہی کتاب جو میں ہمیشہ اپنے پاس رکھتا ہوں ۔ اس کا نام المعجم المفہرس لالفاظ قرآن الکریم ہے ۔ یہ کتاب دار الشعب مصر قاہرہ نے شایع کی ہے ۔ اس کا مصنف محمد فواد عبد الباقی ہے ۔ میں جو کچھ آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں ۔ میں نے خود کمپیوٹر کے ذریعے جمع کئے ہیں ۔ متذکرہ بالا حوالے اور دوسری کتب میں بھی موجود ہے ۔ آپ اس بات کو نوٹ کرلیں کہ جو معلومات آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں وہ دراصل حقیقت ہے اور اس کے لئے عربی دان ہونے کی ضرورت نہیں ۔ اس لئے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ قرآن مجید صرف عربوں کے لئے ہی نازل نہیں ہوا ۔ بلکہ کل بنی نوع انسان کے لئے ہے ۔ ہر ایسا شخص چاہے عربی دان ہو یا نہ ہو بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ۱۹ حروف کو خود گن سکتا ہے ۔ اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ ۱۹ بذاتِ خود ایک خاص حیثیت رکھتا ہے ۔ "ا" علم حساب کا پہلا ہندسہ ہے اور "۹" آخری ہندسہ ہے ۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ۱۹ ناتقسیم کنندہ ہے مثلاً ۲۰ کو ۲، ۴، ۵ اور ۱۰ سے تقسیم کیا جاسکتا ہے اور ۱۸ کو ۲، ۳، ۶ اور ۹ سے تقسیم کیا جاسکتا ہے ۔ مگر ۱۹ ناتقسیم کنندہ ہے ۔

آخر اس سب بات چیت کا مطلب کیا ہے اور اس کا کیا نتیجہ ہم نے اخذ کیا ہے اور جو کچھ ہم نے اب تک دیکھا ہے ۔ اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے ۔ پہلی بات جو ہم نے دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ۱۹ حروف ہیں اور دوسرے یہ کہ جتنے الفاظ ان میں آئے ہیں ۔ وہ قرآن مجید میں ۱۹ اور ۱۹ کے متضرب ہیں یعنی ۱۹ پر پورے پورے تقسیم ہوجاتے ہیں ۔ پہلا لفظ اسم قرآن مجید میں ۱۹ بار آیا ہے ۔ دوسرا لفظ اللہ ۲۶۹۸ (۱۴۲ x ۱۹) مرتبہ آیا ہے ۔ الرحمن ۵۷ (۳ x ۱۹) اور الرحیم ۱۱۴ (۶ x ۱۹) مرتبہ آیا ہے ۔ بہت غور و خوض کے بعد ہم اس بحث سے تین نتائج اخذ کرسکتے ہیں ۔

۱ ۔ یہ اتفاقیہ ایسا ہوا ہے ۔ اتفاق ایک یا دو مرتبہ تو ہوسکتا ہے مگر اس سے زیادہ بار

ہونا ناممکن ہے۔ اگر آپ کسی مصنف کی کتاب اٹھائیں اور اس کے پہلے جملے کے الفاظ پوری کتاب بھر میں گنیں تو ہو سکتا ہے کہ پہلے لفظ کا ان حروف گنتی سے حسابی تعلق ہو اور ہو سکتا ہے کہ دوسرے لفظ کا بھی یہی حال ہو مگر تیسرے یا چوتھے کا وہی نمبر ہونا یا اس کا منضرب یا مرکب ہونا ناممکن ہے۔ قرآن مجید کی پہلی آیت میں چار الفاظ ہیں اور چاروں ۱۹ یا اس کے منضرب یا مرکب ہیں۔ یہ قیاس کہ یہ اتفاقی امر ہے قطعی ناممکن ہے۔

۲۔ دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ (نعوذ باللہ) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کو خود تصنیف کیا ہے اور اس بات کو ملحوظ رکھا ہے کہ ۱۹ اور اس کے مرکب اس طرح ترتیب دیتے جائیں۔ کم از کم غیر مسلموں کا یہی اظہار خیال ہے کیونکہ قرآن مجید کو اگر وہ کتاب اللہ سمجھتے تو وہ سب مسلمان ہو جاتے۔ اب آپ خود ہی سوچ لیں کہ غیر مسلموں کے خیال کا مطلب یہ ہے کہ ایک ان پڑھ آدمی جو ۷ ویں صدی میں پیدا ہوا تھا اور جس کی علم ریاضی سے کوئی واقفیت نہیں تھی تو اس نے اپنے آپ سے کہا۔ کہ میں ایسی کتاب لکھوں گا جو کہ ضخیم ہو گی۔ جس کا پہلا جملہ ۱۹ حروف کا ہو گا۔ اور اس جملہ کا ہر لفظ اس کتاب میں ۱۹ مرتبہ یا اس کا مرکب ہو گا۔ انہوں نے اسی طرح ۲۳ سال میں وہ کتاب تصنیف کی۔ یہ آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کس قدر احمقانہ خیال ہے۔ اب بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو اصرار کریں گے کہ قرآن مجید تصنیف محمدی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طور سے کتاب تصنیف کی ہے تو انہوں نے اپنی زندگی میں اس سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا۔ اگر وہ (نعوذ باللہ) دھوکہ باز تھے تو انہوں نے ایسی کتاب لکھنے کا ڈنکا اپنی زندگی میں خود کیوں نہ بجایا۔ ہمیں پوری انسانی تاریخ میں کوئی ایسی کتاب نظر نہیں آئی یا سننے میں نہیں آئی جس میں اس قسم کی حسابی لکھت ہو۔ پیغمبر اسلام نے اپنے صحابہ کے سامنے اپنی بڑائی کیوں نہیں کی۔ جو کچھ بتایا جا رہا ہے اس کا ثبوت ۱۹۷۶ء سے پہلے کسی کو علم نہ تھا۔

۳۔ تیسرا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کتاب اللہ ہے جو کہ ایک پیچیدہ اور مشکل علم

حساب سے تکمیل پذیر ہوئی ہے۔ایک گھنٹہ مجھے سننے کے بعد آپ محسوس کریں گے۔ کہ ہم نے قرآن مجید کی حسابی تکمیل کا صرف ایک کونہ یا نقطہ چھوا ہے۔یہ سورہ نمبر ۱۰ یونس کی پہلی آیت ہے۔

الٓرٰ تِلْكَ آيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝

ترجمہ: یہ حکمتوں والی کتاب (قرآن) کی آیات ہیں۔

جو آلٓر سے شروع ہوتی ہیں۔ان حروف کی نوعیت بالکل صحیح اور جگہ پر ہے اور اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کسی دانا ہستی نے اس کو ترتیب دیا ہے۔ ان سب باتوں سے یہ انکشاف ہوتا ہے کہ قرآن مجید کتاب اللہ ہے جو کہ بالکل اصلی حالت میں ہے۔جس میں کوئی کمی یا بیشی نہیں ہوئی ہے۔

جب آپ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی تلاوت کریں تو لفظ اللہ کو مناسب جگہ پر پائیں گے اسی طرح اَللّٰهُ الصَّمَدُ میں بھی لفظ اللہ مناسب جگہ پر ہے۔لفظ اللہ ان ۲۶۹۸ الفاظ اللہ جو قرآن مجید میں پورے آئے ہیں۔ان میں سے ہیں۔ قرآن مجید اللہ تعالٰی کا پاک صاف وشفاف کلام ہے۔یہ آخری کتاب ہے جو تا قیامت آپ کو صراطِ مستقیم دکھائے گا۔ہم اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ:

۱۔قرآن مجید کل بنی نوع انسان کے لئے فرمان اللہ ہے۔

۲۔قرآن مجید اللہ تعالٰی کی حفاظت میں ہے اور ہمیشہ رہے گا۔سورہ نمبر ۱۵۔ الحجر آیت ۹ میں اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید ہم نے بھیجا ہے اور قرآن مجید ہمیشہ ہمیشہ ہماری حفاظت میں رہے گا۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (سورہ الحجر آیت ۹)

کیا قرآن مجید میں "۱۹" کا انکشاف ہے یا اس کا کہیں ذکر آیا ہے۔جی ہاں بالکل آیا ہے۔ملاحظہ ہو آیت نمبر ۲۹، ۳۰ سورہ المدثر نمبر ۷۴)

(سورہ المدثر آیت ۲۹-۳۰)

ترجمہ: جھلس دینے والے چمڑے کو۔ اوپر اس کے ۱۹ فرشتے ہیں۔ یہاں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اگر ہم اس سورہ کی آیت نمبر ۱۱ تا آیت نمبر ۳۷ کی تلاوت کریں۔

ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۝ وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا ۝
وَبَنِينَ شُهُودًا ۝ وَمَهَّدتُّ لَهُ تَمْهِيدًا ۝ ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ
كَلَّا ؕ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ۝ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ۝ إِنَّهُ
فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ نَظَرَ ۝
ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝ فَقَالَ إِنْ
هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ۝ إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝
سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ۝ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ۝
لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ
النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ
كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا
إِيمَانًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ
وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ
مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ؕ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ
مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ
رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ۝ كَلَّا
وَالْقَمَرِ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا أَدْبَرَ ۝ وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ ۝
إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ۝ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ۝ لِمَن

شَآءَ مِنۡكُمۡ اَنۡ يَّتَقَدَّمَ اَوۡ يَتَاَخَّرَ ؁

سورۃ المدثر آیت ۱۱ تا ۳۷

ترجمہ: اسے مجھ پر چھوڑ جسے میں نے اکیلا پیدا کیا۔ اسے وسیع مال دیا۔ اور بیٹے دیئے سامنے حاضر رہتے اور میں نے اس کے لئے طرح طرح کی تیاریاں کیں۔ پھر یہ طمع کرتا ہے۔ کہ میں اور زیادہ دوں ہرگز نہیں۔ وہ تو میری آیتوں سے عناد رکھتا ہے۔ قریب ہے کہ میں اسے آگ کے پہاڑ صعود پر چڑھا دوں۔ بے شک وہ سوچا اور دل میں بات ٹھہرائی۔ تو اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی۔ پھر اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھا پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا۔ پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا۔ پھر بولا یہ تو وہی جادو ہے اگلوں سے سیکھا یہ نہیں مگر آدمی کا کلام کوئی دم جاتا ہے کہ میں اسے دوزخ میں دھنساتا ہوں اور تم نے کیا جانا۔ دوزخ کیا ہے۔ نہ چھوڑے نہ لگی رکھے۔ آدمی کی کھال اتار لیتی ہے۔ اس پر اُنیس داروغہ ہیں اور ہم نے دوزخ کے داروغہ نہ کیے مگر فرشتے۔ اور ہم نے یہ گنتی نہ رکھی مگر کافروں کی جانچ کو۔ اس لئے کہ کتاب والوں کو یقین آئے۔ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے اور کتاب والوں اور مسلمانوں کو کوئی شک نہ رہے۔ اور دل کے روگی اور کافر کہیں۔ اس اچنبے کی بات میں اللہ کا کیا مطلب ہے۔ یوں ہی اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ تو نہیں۔ مگر آدمی کے لئے نصیحت۔ ہاں ہاں چاند کی قسم۔ اور رات کی جب پیٹھ پھیرے اور صبح کی جب اُجالا ڈالے۔ بے شک دوزخ بہت بڑی چیزوں میں سے ایک ہے۔ آدمیوں کو ڈراؤ۔ اسے جو تم میں چاہے کہ آگے آئے یا پیچھے رہے (سورہ مدثر آیت ۱۱ تا ۳۷)

تو یہ پتہ چلتا ہے کہ اگر یہ کوئی کہنے یا سوچنے کی جسارت کرے کہ صحیفہ آسمانی انسانی تصنیف ہے تو اس کو ۱۹ کے عدد سے چھٹکارا حاصل کرنا مشکل ہوگا اور اسے اس سے مقابلہ کرنا ہوگا۔ پرانی تفسیروں میں سورہ نمبر ۷۴ المدثر کی آیت نمبر ۳۰ کا یہ مفہوم لیا

جاتا ہے کہ ۱۹ فرشتے محافظِ جہنم ہیں لیکن نئی تحقیق سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ۱۹ کے عدد کا ذکر آیت ۳۰ میں پانچ خاص وجوہ سے آیا ہے۔

۱۔ منکروں میں انتشار پیدا کرنا (خاص طور پر جب ہمیں ۱۹ کے مفہوم کا پتہ چلتا ہے۔

۲۔ ان یہودیوں اور عیسائیوں کو جو قرآن مجید کے خلاف نہیں ہیں۔ صرف اس کو صحیفہ آسمانی ماننے میں تکلف ہے ان کو اس بات کا یقین دلائیں کہ قرآن مجید صحیفہ آسمانی ہے اور اس میں ان کی مقدس کتابوں کی تکمیل اور تصدیق کی گئی ہے۔

۳۔ مسلمان جن کا پہلے ہی ایمان ہے کہ قرآن مجید کی کتاب ہے۔ ان کے ایمان میں پختگی اور استقامت پیدا کرنا۔

۴۔ مسلمانوں میں اور عیسائیوں کے دلوں سے شک وشبہ نکالنا۔

۵۔ یہ ثابت کرنا کہ منکر اور منافق جھوٹے ہیں اور صراطِ مستقیم سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

ان مندرجہ بالا وجوہات جو آیت ۳۱ میں موجود ہیں۔ اس ۱۹ کا ذکر آیت ۳۰ میں کیوں ہوا۔ اس کا پتہ ہمیں آیت ۳۱ سے چلتا ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی کو علم ہے کہ اس کے کتنے سپاہی ہیں۔ اسی لئے ۱۹ سے آیت ۳۰ کا مطلب نئی قرآنی معلومات کی روشنی میں غور طلب ہے۔

سورۃ المدثر کی آیت نمبر ۳۰ کا ۱۹ اور ۱۹ حروف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی نسبت کا تجزیہ تاریخی طور پر اسی شکل میں ممکن ہے۔ اگر ہم نزولِ قرآن کا مطالعہ کریں۔ آپکو علم ہے سب سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام سورہ علق کی چند آیات لے کر آئے۔ سورہ علق قرآن مجید کے اختتام سے ۱۹ ویں سورۃ ہے اور اس سورۃ میں ۱۹ آیات ہیں۔

دوسری مرتبہ وہ چند آیات سورہ نمبر ۶۸ القلم کی لائے تیسری مرتبہ سورہ نمبر ۷۳ المزمّل کی چند آیات نزول ہوئیں۔ چوتھی مرتبہ سورہ نمبر ۷۴ المدثر کی ۳۰ آیات نازل ہوئیں جس کی تیسویں آیت میں ۱۹ کا ذکر ہے۔ اس کے بعد (یعنی ذکر ۱۹ کے بعد) بسم اللہ الرحمٰن

الرحیم کا نزول ہوا جس میں ۱۹ حروف ہیں۔ اس کے بعد قرآن مجید کا پہلا مکمل سورہ نزول ہوا جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتا ہے۔ اگر ہم اس سے یہ نتیجہ اخذ کریں کہ سورہ المدثر کی ۱۹ کا مطلب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ۱۹ حروف بھی ہیں تو ہم غلطی پر نہ ہوں گے۔ آپ کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہ ہوگا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ۱۹ حروف ایک شاہدہ ہے جو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ قرآن مجید کتاب اللہ ہے اور یہ اُن لوگوں کا جواب ہے جو بدقسمتی سے سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید انسانی تصنیف ہے اور صحیفہ آسمانی نہیں ہے۔ سورۃ المدثر میں ۱۹ کے ذریعہ یہ پہلے ہی بتا دیا گیا ہے کہ قرآن مجید کسی انسان کی حکمت نہیں ہو سکتی۔

جو کچھ اب تک ہم نے دیکھا ہے اور جو کچھ شہادت ہماری نظر سے گزری ہے۔ اس سے یہ یقین کامل ہے کہ قرآن مجید صحیفہ آسمانی ہے جو کہ بالکل صاف و شفاف ہے اور جس میں کوئی رد و بدل نہیں کیا گیا ہے۔

جو کچھ سامنے آیا ہے وہ اسی طرح ہے جیسے سمندر کا قطرہ جو دونوں عربوں اور غیر عربوں کے لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیّت ہے کہ اس کے کلام کی تصدیق میں شہادت اتنی زبردست ہو کہ کسی کو جھٹلانے کی جرأت نہ ہو۔ یہ شہادتیں ان حروف تہجی سے متعلق ہیں جن سے کچھ سورتوں کی ابتدا ہوتی ہے۔ ان حروف کو ہم حروفِ قرآنی کہہ سکتے ہیں۔ ۲۹ سورہ اسی طرح کے حروفِ قرآن سے شروع ہوتے ہیں اور بظاہر ان کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ مثال کے طور پر پہلا سورہ البقرہ تین حروف کے مجموعہ سے شروع ہوتا ہے جو ا ل م (الم) ہے۔ ان حروف کا کیا مطلب ہے اور ان حروف کی کیا خصوصیت ہے آپ خود آگے چل کر دیکھیں گے کہ یہ ناقابلِ تردید ثبوت ہے کہ قرآن مجید کتاب اللہ ہے جو بغیر کسی رد و بدل کے بنی نوع انسان کو نصیب ہوا ہے۔

ان حروف کا مطلب جو ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ پتہ چلتا ہے کہ قرآن مجید کا ایک ایک لفظ کتنی مشکل اور پیچیدہ طریقہ سے سجایا گیا ہے اور وہ انسانی طاقت سے باہر ہے۔

عربی کے حروف تہجی ۲۸ حروف پر مشتمل ہیں۔ اس کے آدھے یعنی ۱۴ حروف سے ۱۴ مجموعی الفاظ بنتے ہیں جو ۲۹ سورتوں کی شروعات ہیں۔ ۱۴ حروف ا۔ ح۔ ر۔ س۔ ص۔ ط۔ ع۔ ق۔ ک۔ ل۔ م۔ ن۔ ہ۔ ی ہیں۔ اور مجموعی الفاظ الم۔ طسم الرا عسق۔ ق۔ ن۔ ص۔ طہٰ۔ حٰم۔ یٰس۔ المر۔ المص۔ کھیعص ہیں۔ یہ بھی ۱۴ حروف ہیں۔ وہ سورہ جو حروف قرآنی سے شروع ہوتے ہیں وہ سورہ جات نمبرات ۲۔ ۳۔ ۷۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۶۔ ۳۸۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۵۰۔ ۶۸ ہیں۔ حروف قرآنی اور مجموعہ حروف کا ۱۹ حروف بسم اللہ الرحمن الرحیم سے ایک قسم کا رشتہ ہے۔ ۱۴ حروف تہجی سے ۱۴ الفاظ کا مجموعہ بنتا ہے اور یہ ۲۹ سورتوں میں استعمال ہوتا ہے لہذا ۱۴+۱۴+۲۹ = ۵۷ یعنی ۳ × ۱۹

آیئے ایک حرف ق کو دیکھیں ق سورہ ۵۰ سورہ ق اور سورہ ۴۲ سورہ الشوریٰ میں (عسق) میں موجود ہے اگر آپ سورہ ق میں حرف ق کی گنتی کریں تو ق کی تعداد ۵۷ یعنی ۳ × ۱۹ ہے۔ میری استدعا ہے کہ آپ خود گنتی کریں دو یا تین منٹ کی بات ہے اور آپ خود اس حقیقت سے واقف ہو جائیں گے۔ یہ غیر عربی دان بھی کر سکتے ہیں صرف ق کی شکل سے واقفیت چاہیئے تو پھر گنتی کرنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ یہ قرآن مجید کی خصوصیت ہے کہ حروف قرآنی سے غیر عربی دان جلد ہی واقفیت حاصل کر کے اپنی تسلی کر سکتے ہیں۔ سورہ نمبر ۴۲ الشوریٰ عسق سے شروع ہوتی ہے یعنی الفاظ قرانی میں ق موجود ہے۔ یہ سورہ سورہ ق سے تقریباً دوگنا ہے۔ اس بات سے آپ کو تعجب ہوگا۔ حرف ق اس میں بھی ۵۷ مرتبہ آیا ہے یعنی ۳ × ۱۹۔ اگر آپ دونوں سورتوں میں حرف ق کو گنیں تو ۵۷ + ۵۷ یعنی ۱۱۴ ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ۶ × ۱۹ ہے نیز قرآن مجید میں ۱۱۴ سورہ ہیں اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ ق کا مطلب قرآن مجید ہے۔ قرآن مجید میں ۱۱۴ سورہ ہیں

حقیقتے کہ ان مندرجہ بالا سورتوں میں حرف ق ہے۔ جب ہمیں یہ علم ہو جائے کہ قرآنِ مجید میں ۱۱۴ سورتیں ہیں اور ۱۱۴ ق کی موجودگی اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ ہمارا قرآن مجید پورا ہے اور اس میں کوئی کمی یا بیشی نہیں ہوئی ہے۔

وہ کون ہے جس نے قرآن مجید کو اس طرح ترتیب دیا اور اس طرح پلاننگ کی ہے کس کو معلوم تھا کہ سورہ ق اور سورہ شوریٰ میں برابر نمبر کے ق استعمال کئے جائیں گے۔ دونوں جن کی گنتی ۵۷ ہے اور ان کا مجموعہ ۱۱۴ ہے اور قرآن مجید میں سورہ ۱۱۴ ہیں۔ وہ کون ہو سکتا سوائے مصنفِ قرآن یعنی اللہ تعالیٰ کے۔ باری تعالیٰ کو علم تھا کہ کس طرح اور کتنے حروف قرآن شریف میں آئیں گے۔ حرف ق ۵۷ مرتبہ استعمال ہو جس کا مجموعہ دونوں سورتوں میں ۱۱۴ ہوتا ہے۔ اور ۱۴ سو سال تک مخفی رہا۔ یہ ہماری نسل کی خوش قسمتی ہے کہ ہمیں جس چیز کا علم ہوا وہ قرآنی تسلسل اور معجزہ محمدیؐ ہے۔

اس موقع پر میری یہ خواہش ہے کہ حروف قرآنی کے متعلق ایک مثال دوں۔ اگر ہم سورہ نمبر ۵۰ سورہ ق کی آیت نمبر ۱۳۔

وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ

کی تلاوت کریں تو زیادہ تر خیال یہی ہوتا ہے کہ یہ ایک چھوٹی سی آیت ہے اور اس میں کوئی خاص توجہ کی ضرورت نہیں مگر بغور ملاحظہ سے اس چیز کا علم ہوتا ہے کہ باری تعالیٰ نے الفاظ اور حروف اس طرح ترتیب دیئے ہیں کہ ہر چیز کا اس میں حساب ہے۔ اس آیت کا مطلب فرعون اور لوط کے لوگ ہیں۔ قرآن مجید میں ۱۲ مرتبہ قوم لوط کا ذکر ہے۔ سوائے سورہ ق کے جہاں "اخوان لوط" کا نام دیا گیا ہے۔۔ آپ یہ دیکھ سکتے ہیں کہ اگر اخوان لوط کی جگہ قوم لوط استعمال ہوتا تو سورہ ق میں ق کی گنتی کا کیا حال ہوتا۔ اس طرح گنتی ایک سے بڑھ جاتی اور بجائے ۵۷ کے ق کا نمبر ۵۸ ہو جاتا اور سورہ ق اور سورہ الشوریٰ میں ق کی گنتی ۱۱۴ سے بڑھ کر ۱۱۵ ہو جاتی۔ پورا ۱۹ کا حساب درہم برہم ہو

جاتا۔ اورق بالکل بے معنی ہو کر رہ جاتا۔ یہ چیز آپ کے سامنے ہے کہ صرف ایک لفظ کے ادھر ادھر ہو جانے سے پورا حساب قرآنی ختم ہو جاتا۔ اگر سورہ ق اور سورہ شوریٰ میں ایک بھی لفظ بڑھ جائے یعنی جس میں ق ہو مثلاً قاد۔ قالا۔ یقول اور قوم وغیرہ ضایع ہو جاتا۔ بڑھایا جاتا یا بدلا جاتا تو پورا حساب قرآنی بدل جاتا اور حروف قرآنی سے معجزہ غائب ہو جاتا۔

چلئیے اب دوسرے حروف قرآنی کی طرف توجہ دیں مثلاً "ن" یہ حرف سورہ نمبر ۶۸ القلم میں ہے۔ اس "ن" سے شروع ہونے والے سورہ میں ان کی تعداد ۱۳۳ ہے یعنی ۷×۱۹ اب حرف ص کی طرف توجہ دیں۔ ۳ سورہ جن میں ص شروع میں استعمال کیا گیا ہے۔ یہ سورہ نمبر ۱۷ الفرقان سورہ نمبر ۱۹ مریم سورہ نمبر ۳۸ ص ہیں۔ ان تینوں سوروں میں ص کی تعداد ۱۵۲ یعنی ۸ × ۱۹۔

آپ اس کی پوری تفصیل اس چارٹ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں جو اسکے ساتھ منسلک ہے۔ جو کچھ آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے وہ اصلیت ہے اور کوئی بھی اسکو جھٹلا نہیں سکتا۔ دونوں سورہ جس کے شروع ق استعمال ہوا ہے۔ ان دونوں میں ق ۵۷ مرتبہ استعمال ہوا اور دونوں کا مجموعہ ۱۱۴ ہوتا ہے یعنی ۶×۱۹ ہے سورہ القلم میں ن ۱۳۳ مرتبہ یعنی ۷×۱۹ آیا ہے۔ ۳ سورہ میں شروعات صرف ص سے ہوئی ہے ان تینوں سوروں میں ص کا مجموعہ ۱۵۲ یعنی ۸ × ۱۹ ہے۔

آگے چلیں اور یہ دیکھیں سورہ نمبر ۷ الاعراف المص (آل م ص) سے شروع ہوتا ہے اور ہم نوٹ کریں کہ اس سورہ کی آیت نمبر ۶۹ میں یصطاط ہے۔ اس لفظ میں ص حرف استعمال ہوا ہے حالانکہ عربی زبان میں لفظ ابطا نہیں ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لفظ دراصل لبسط ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ لفظ بصطۃ دراصل توفیقہ ہے یعنی ضرورت کے تحت استعمال ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب حضرت جبرائیل

علیہ السلام اس آیت کی وحی لے کر آئے تو انہوں نے حضرت محمدؐ کو ہدایت کی کہ یہ لفظ حرف ص سے لکھا جائے گا اور حرف س سے نہیں۔ آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ اگر یہ لفظ حرف س سے لکھا جاتا تو منجملہ حرف ص کی تعداد ۱۵۱ ہو جاتی جو کہ ۱۹ سے تقسیم نہیں ہوتا۔ جس حساب سے یہ قرآنی لیکچر مبنی ہے۔ درہم برہم ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ کا معجزہ اور وہ حروف قرآنی جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے (نعوذ باللہ) بے معنی ہو جاتے۔ قرآن کریم اتنی پیچیدگی اور عمدگی سے ترتیب دیا گیا ہے کہ اس میں جمع تفریق یا رد و بدل کا کوئی امکان نہیں ہے۔ قرآن مجید جو کہ ایک مسلسل معجزہ محمدیؐ ہے۔ اس کے نزول سے تا قیامت بنی نوعِ انسان کو بخشا گیا ہے ہمیشہ ہمیشہ قایم رہے گا۔ نزول قرآن کے بعد سے ہر نسل کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہے۔ ہو رہی ہے اور ہو گی کہ اس مشاہدے کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ دیکھ رہے ہیں اور دیکھیں گے۔ اور شہادت دی ہے۔ دے رہے ہیں۔ اور دیں گے۔ کہ قرآن مجید ایک مسلسل معجزہ محمدیؐ ہے اور یہ ایک خاص حساب کے تحت نزول ہوا ہے۔ اس سے دو نتیجے اخذ ہوتے ہیں (۱) قرآن مجید ہر ایک کیلئے صحیفہ آسمانی ہے (۲) قرآن مجید مکمل ہے اور وہ بغیر کسی تفریق جمع یا رد و بدل کے انسان کو نصیب ہوا ہے

اگر ہم حروف قرآنی کا مطالعہ کریں تو وہ حرف نہیں حروف ہیں۔ یہ مطالعہ دل افروز ہے۔ یہ حروف سورہ میں ۱۹ کے متضرب ہیں۔ حروف قرآنی جن جن سورتوں میں ایک ہیں۔ ان کو جمع کریں تو وہ بھی ۱۹ کے متضرب ہیں۔ ہم چاہیں جس طرح مرضی گنتی کریں۔ نتیجہ وہی نکلتا ہے۔ اب آپ میرا مطلب سمجھ سکیں گے۔ کہ جو معلومات میں نے آپ کو فراہم کی ہیں اس سے آپ کو بھی علم ہو گیا ہے کہ قرآن مجید کی ترتیب میں سب مہرے اپنی اپنی جگہ پر متعین ہیں۔ یہی حساب قرآنی ہے جس کو کسی کو جھٹلانے کی گنجائش نہیں ہے۔ آپ کی آسانی کے لئے ایک چارٹ مرتب کیا گیا ہے جو آگے چل کر آپ معائنہ کر سکتے ہیں۔ جس میں حروف قرآنی کا تفصیلاً ذکر کیا گیا ہے۔ مگر پھر بھی مثال کے طور پر سورہ نمبر ۲۰ طٰہٰ

کی شروعات حروف طٰ اور ہٰ سے ہوتی ہے۔ اگر اس سورہ میں ہم طٰ اور ہٰ کی گنتی کریں تو وہ مجموعی طور پر ۳۴۲ یعنی ۱۸×۱۹ ہیں۔ حرف طٰ چار سورتوں نمبر ۲۰ سورہ طٰہٰ نمبر ۲۶ سورہ الشعرا سورہ نمبر ۲۷ النمل اور نمبر ۲۸ سورہ القصص کے شروع میں استعمال کیا گیا ہے اسی طرح حروف ہٰ سورہ نمبر ۱۹ سورہ مریم اور سورہ نمبر ۲۰ طٰہٰ کے شروع میں استعمال ہوا ہے۔ ان صورتوں میں اگر حروف طٰ اور ہٰ کی گنتی کریں تو مجموعی گنتی ۵۸۹ یعنی ۳۱×۱۹ ہے اسی طرح ایک اور سورہ جو دو حروف سے شروع ہوتا ہے یعنی سورہ یٰسٓ اور پھر ہم اگر ہر حرف یٰ کی گنتی سورہ نمبر ۳۶ سورہ یٰسٓ اور سورہ نمبر ۱۹ مریم (جو کہٰ سے شروع ہوتے ہیں) میں کریں۔ اس کے ساتھ ہی حرف س سے شروع ہونے والے سورتوں سورہ نمبر ۲۶ الشعرا نمبر ۲۷ النمل نمبر ۲۸ القصص نمبر ۳۶ یٰسٓ نمبر ۴۶ الاحقاف میں س کی گنتی کریں تو حروف ی اور س کا مجموعہ ۹۶۹ یعنی ۵۱×۱۹ ہوتا ہے۔

۱۹ حروف جو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ میں آئے ہیں۔ ان کی حروف قرآنی سے کیا مناسبت ہے۔ آپ اس چارٹ سے ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ آپ اس کا مطالعہ کریں اور سوچیں کہ یہ کتنا بڑا عجوبہ ہے۔ الفاظ میں سکت نہیں ہے کہ وہ اس کو بیان کر سکے۔ آپ خود ہی اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جو کچھ میں نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے وہ اس کی شہادت دیتا ہے کہ قرآن مجید ایک مسلسل معجزہ محمدیؐ ہے۔

قرآن مجید میں پہلی آیت بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ہے جو کہ حسابی قرآن کی چابی ہے قرآن مجید پڑھنے والوں کی پہلی منزل وہی ہے اور وہ اس بات کی شہادت دیتا ہے

۱۔ قرآن مجید صحیفہ آسمانی ہے اور اس کی کتاب انسان کی بنائی ہوئی نہیں ہے۔

۲۔ قرآن مجید اصلی حالت نزول ہے جس میں کوئی ردّوبدل یا جمع و تفریق نہیں ہوا ہے قرآن مجید میں خود اللّٰہ تعالیٰ کا فرمان ہے جو سورہ ۷۴ المدثر آیت نمبر ۳۰ میں موجود ہے کہ اگر کوئی مُصر ہو کہ قرآن مجید انسانی تصنیف ہے تو اس کو ۱۹ سے

برتنا پڑے گا۔ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ (۳۰) سورہ المدثر آیت ۳۰)

کاپی رائٹ (سی) اسلامک پروڈکشن ۵۸۳۷ ایسٹ یماسٹریٹ ٹکسن۔ آریزونا ۸۵۷۱۲ متحدہ ریاست ہائے امریکہ۔

یہ کاپی رائٹ ۱۹۷۶ء میں لیا گیا۔ یہ بھی ایک شہادت ہے۔ ۱۹ کی معلومات ۱۹۷۶ء میں ہوئی۔ یعنی ۱۰۴×۱۹

مترجم کا نوٹ: ایک چیز قابل ذکر ہے کہ اعداد حساب میں ۱۹ کا مطلب یہ ہے کہ اگر ۱ اور ۹ کو جمع کریں تو ۱۰ ہوتا ہے۔ ۱ اور صفر کو جمع کریں تو ایک ہوتا ہے۔ ایک کا مطلب واحد یا احد ہے۔ احد کون ہو سکتا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

راقم نے خلیفہ راشد کے لیکچر کا ترجمہ ختم کرنے کے بعد اشاعت سے پہلے ان کی اجازت مانگی تو انہوں نے نہ صرف اجازت مرحمت فرمائی بلکہ اپنا ایک مضمون "کمپیوٹر کے ذریعہ قرآن مجید کے معجزات کی دریافت" بھی بھیجا۔ دونوں میں بہت سی باتیں وہی ہیں۔ کیونکہ یہ ایک مضمون کی شکل میں شائع ہوا ہے۔ اس میں زیادہ تفصیل ہے۔ لہذا اس مضمون کا ترجمہ بھی اسی کے ساتھ منسلک ہے۔

کمپیوٹر کے ذریعہ قرآن مجید کے معجزات کی دریافت (راشد خلیفہ پی ایچ ڈی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؛ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ۔

دنیا کی پیدائش کے بعد سے اللہ تعالیٰ نے متعدد پیامبر بھیجے جنہوں نے بنی نوع انسان کو صراط مستقیم دکھایا اور اللہ تعالیٰ کے ارشادات پہنچائے۔ ان پیامبروں کو اللہ تعالیٰ نے معجزات عطا فرمائے تاکہ دنیا کو پتہ چل سکے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے

ہوئے بندے ہیں۔ جیسے حضرت موسیٰ کا عصا دربارِ فرعون میں اژدھے میں تبدیل ہوگیا۔ حضرت عیسیٰ کو ایسے معجزات عطا ہوئے تھے۔ جس کے ذریعہ وہ اندھوں کو بینائی دیتے۔ اور مردوں کو زندہ کر دیتے تھے جتنے بھی معجزات ان پیامبروں کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے تھے وہ انہیں کے ساتھ ختم ہوگئے۔ ان کے بعد کی نسلوں نے اسکا مشاہدہ نہیں کیا۔ مثلاً ہم نے حضرت موسیٰؑ کے عصا کو اژدھے میں تبدیل ہوتے نہیں دیکھا یا ہم نے حضرت عیسیٰؑ کو مٹی کی چڑیوں میں جان ڈالتے نہیں دیکھا کیوں کہ حضرت محمدؐ خاتم النبیین ہیں۔ (سورہ نمبر ۳۳ الاحزاب آیت نمبر ۴۰) اس لئے یہ امر ضروری ہے کہ ان کا معجزہ لافانی ہو اور اس کا تسلسل ان کے زمانے کی نسل اور تا قیامت بعد آنے والی نسلیں اس کا مشاہدہ کر سکیں۔ دیگر یہ کہ قرآن مجید اور اس کا معجزہ ہمیشہ قایم رہے۔ اور قرآن مجید بغیر کسی رد و بدل کے لافانی ہو جائے۔ ملاحظہ ہو سورہ ۱۷ بنی اسرائیل آیت ۸۸۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا۝

ترجمہ۔ آپ فرما دیجئے کہ اگر تمام انسان اور جنات سب اس بات کے لئے جمع ہو جائیں کہ ایسا قرآن بنا لادیں تو تب بھی ایسا نہ لا سکیں گے۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔

آخر معجزہ محمدیؐ کیا ہے۔ انہوں نے جو اللہ تعالیٰ کے معجزات دنیا پر ظاہر کئے۔ وہ قرآن مجید ہے اور ان کا معجزہ اس سے منسلک ہے (سورہ ۲۹ العنکبوت آیت ۵۰، ۴۹) پچھلے چودہ سو سال کے حالات اس بات کے شاہد ہیں کہ حضرت محمدؐ کے بعد آنے والی نسلوں نے درحقیقت ان معجزات کا مشاہدہ کیا ہے۔

طلوعِ اسلام کے بعد جو تعلیم یافتہ زبان دان جن کا نظم و نثر پر پورا عبور اور کمال

حاصل تھا آئے ان کے لئے یہ باعثِ حیرت اور تعجب ہوا کہ اتنا اعلیٰ اور بے
داغ کلام ان پڑھ حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ نزول ہوا۔ بعد کی نسلوں نے زبردست
معجزوں کا مشاہدہ کیا۔ جیسے جیسے انسان نے سائنس اور ٹکنیکی علوم میں ترقی کی تو
لوگوں کے لئے باعث تعجب تھا کہ یہ سب کچھ پہلے ہی قرآن مجید میں موجود ہے۔
مثلاً جب سائنس دانوں نے بتایا کہ زمین نہ صرف گول گھومتی ہے۔ بلکہ سورج کے
گرد بھی گھومتی ہے تو اس نے لوگوں کو تعجب میں ڈال دیا۔ قرآن دانوں نے
بتایا کہ یہ قرآن مجید میں پہلے ہی سے موجود ہے۔ ملاحظہ ہو سورہ ۲۷ النمل آیت
۸۸ "جب تم پہاڑوں پر نظر ڈالتے ہو تو سوچتے ہیں کہ وہ ایک جگہ کھڑے ہیں
در اصل وہ اسی طرح ہل رہے ہیں جیسے کہ بادل۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بتایا وہ بالکل
صحیح اور بے نقص ہے"۔ جب یہ بتایا گیا کہ زمین گول ہے تو معلوم ہوا کہ قرآن
مجید میں یہ بھی موجود ہے۔ ملاحظہ ہو سورہ ۳۹ الزمر آیت ۵ "وہ رات کو
دن کے گرد گھماتا ہے اور دن کو رات کے گرد گھماتا ہے"۔ یہ آیت صحیح نہیں ہو سکتی۔ اگر
زمین کی شکل گول نہ ہو۔ سورہ ۳۹ الزمر آیت نمبر ۴۲ میں یہ بتایا گیا ہے کہ "اللہ تعالیٰ
کا قیامت کا حکم دن کو بھی ہو سکتا ہے اور رات کو بھی ہو سکتا ہے"! اس کا مطلب یہ ہے
کہ ایک وقت میں زمین کا ایک حصہ روشنی میں رہتا ہے اور دوسرا حصہ اندھیرے
میں رہتا ہے۔ پھر یہ دریافت ہوا کہ زمین کو سورج روشن کرتا ہے اور چاند کو اپنی روشنی
سے چمکاتا ہے۔ یہ سب کچھ سورہ نمبر ۱۰ یونس آیت نمبر ۵، سورہ نمبر ۲۵ الفرقان آیت
نمبر ۶۱ اور سورہ نمبر ۷۱ نوح آیت نمبر ۱۶ میں موجود ہے جہاں سورج کو سراج یعنی
شمع اور چاند کو روشنی بتایا گیا ہے۔ اونچائی پر سانس کے لئے ہوا کا کم ہونا سورہ نمبر ۶
الانعام آیت ۱۲۵ میں درج ہے۔ اگر ہم صرف یہ ہی غور کرنا شروع کریں کہ پچھلی نسلوں
نے کن معجزات کا مشاہدہ کیا ہے تو وہ ایک ضخیم کتاب بن جائے گی۔ اس مضمون کا در اصل

مطلب یہ ہے کہ ہمیں اس بات کا علم ہو کہ ہماری نسل نے کن معجزوں کا مشاہدہ کیا ہے آپ ابھی اس معجزہ کا مشاہدہ کریں گے بالکل اسی طرح جیسے فرعون، جادوگروں، اور اسرائیلیوں نے حضرت موسیٰؑ کے معجزہ کا مشاہدہ کیا تھا یا جیسے حضرت عیسیٰؑ کو ان کے صحابہ نے مردوں کو زندہ کرتے دیکھا تھا۔ اسی طرح اس مضمون کو پڑھنے والے کو اس بات کا احساس ہوگا۔ کہ معجزہ محمدیؐ طبعی ہے اور اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ علم سائنس کی آخری شہادت علم حساب ہے میں نے اس علم کو استعمال کرتے ہوئے جو آپ کے سامنے مشاہدہ کروں گا انشاللہ کا آپ بھی تجزیہ کر سکتے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوگا کہ قرآن مجید ایک معجزہ خداوندی ہے۔ یہ انسانی تصنیف نہیں ہے یہ باحفاظت موجود ہے اور اس میں کوئی رد و بدل نہیں ہے۔ قرآن مجید آخری معجزہ خداوندی ہے۔ جو کہ خاتم النبیین کو عطا ہوئی۔ یہ دوسرے پیغمبروں کے معجزات کو ثابت کرتی ہے۔

معجزہ محمدیؐ کی چابی قرآن مجید کی پہلی آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے جو کوئی قرآن مجید کا مطالعہ کرتا ہے۔ اس کو اس پہلی آیت میں اس بات کا ثبوت مل جاتا ہے کہ قرآن مجید ارشاد خداوندی ہے جب ہم اس پہلی آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم میں حروف کی گنتی کرتے ہیں اور اس آیت میں جتنے حروف ہیں وہ ۱۹ یا ۱۹ کا مرکب ہو کر پورے قرآن مجید میں پائے جاتے ہیں اس کو سمجھنے کے لئے عربی دان ہونے کی ضرورت نہیں ہے لہذا اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ قرآن مجید صرف عربوں کے لئے نہیں ہے بلکہ کل بنی نوع انسان کے لئے نزول ہوا ہے۔

جو کچھ ہمیں اس وقت تک علم ہوا ہے۔ اس کے کیا معنی ہیں اسکے تین مطلب نکل سکتے ہیں اول یہ کہ یہ اتفاقی امر ہے۔ مگر آپ خود ہی غور فرما سکتے ہیں کہ یہ قطعی ناممکن ہے اگر آپ کوئی بھی کتاب اٹھالیں اور اس کے پہلے جملے کے حروف گنیں پھر اس جملے کا پہلا لفظ پوری کتاب میں گنیں تو ممکن ہے کہ کوئی حسابی رشتہ نکلے۔ ہو سکتا ہے کہ دوسرے لفظ کا بھی یہی حال ہو

مگر تیسرے یا چوتھے لفظ کا ایسا ہونا بعید از امکان ہے کیونکہ قرآن مجید کی پہلی آیت میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہ ۱۹ یا ۱۹ کا مرکب ہیں۔ لہذا یہ کہنا کہ یہ اتفاق ہے۔ بعید از قیاس ہے۔

دوسرا مطلب جو ہم نکال سکتے ہیں اور وہ غیر مسلموں کا خیال ہے کہ حضرت محمدؐ نے سوچ بوجھ کے بعد قرآن مجید کی حسابی تکمیل کی ہے۔ اگر غیر مسلموں کا یہ خیال ہوتا کہ قرآن مجید ارشاد خداوندی ہے تو وہ سب مسلمان ہو جاتے۔ ان کے خیال کے مطابق "ایک ان پڑھ شخص نے جو ۷ ویں صدی میں پیدا ہوا تھا اس نے اپنے آپ سے یہ کہا کہ میں ایک کتاب تصنیف کروں گا جو کہ ضخیم ہوگی اور اس کے پہلے جملے میں ۱۹ حروف ہوں گے اور ان کا ہر لفظ قرآن مجید میں ۱۹ یا ۱۹ کا مرکب ہوگا۔ پھر اس نے اس حساب سے کتاب لکھنا شروع کی جس میں ۲۳ سال لگے جس کی آیتیں مختلف اوقات اور مختلف مقامات پر لکھی گئیں۔" آپ خود ہی غور فرما سکتے ہیں کہ یہ خیال کس قدر لغو ہے اس کے باوجود کچھ ایسے ڈھیٹ لوگ ہوں گے جو کہیں گے کہ قرآن مجید تصنیف محمدیؐ ہے۔ ان کٹر کافروں سے یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ اگر بفرض محال حضرت محمدؐ نے یہ حسابی تکمیل کی ہے تو کیا وجہ ہے کہ انہوں نے اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ اگر (نعوذ باللہ) وہ بہروپیے تھے تو انہوں نے اپنے ساتھیوں کے سامنے شیخی کیوں نہ بگھاری کہ میں ایسی تصنیف کر سکتا ہوں کہ کسی کو ایسی کتاب کا علم نہیں ہے جس میں ایسی حسابی تکمیل ہوئی ہے ۱۹۷۶ء سے پہلے اس حسابی تکمیل کا کسی کو علم نہ تھا تیسرا اور در اصل اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید ارشاد خداوندی ہے۔ اس کی مرکب اور حسابی تکمیل اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن مجید ارشاد خداوندی ہے اور اس تھوڑے حسابی جائزہ سے اس کی شہادت میسر ہوتی ہے۔ آپ کی اس بات سے اندازہ ہو جائے گا کہ جو کچھ فی الحال ہم نے مطالعہ کیا ہے۔ وہ صرف سمندر کا ایک قطرہ ہے جس کی حسابی تکمیل دائرہ انسانی سے باہر ہے کہ ہر ایک لفظ کو چھوڑیئے۔ ہر ایک حرف کو پیچیدہ حساب سے تکمیل دیا گیا ہے جو کہ انسانی دماغ اور طاقت سے باہر ہے۔ اس کی پوری

شہادت آل سورہ نمبر ۱۱ الھود آیت نمبر ۱ سے پوری ہوتی ہے۔ یہ کتاب اللہ جس کی آیات بہترین طرز سے تکمیل دی گئی ہے اور سوائے اللہ تعالیٰ کے اس کا کوئی مصنف نہیں ہو سکتا اور سورہ نمبر ۱۷ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۸ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اگر پورے انسان اور جن مل کر قرآن مجید کی تصنیف کی کوشش کریں تو ان کو ناکامیابی ہو گی چاہے وہ ایک دوسرے کی کتنی ہی مدد کریں۔

یہ سب کچھ جو آپ نے مطالعہ کیا ہے۔ اس سے یہ شہادت ملتی ہے کہ قرآن مجید ارشادِ خداوندی ہے اور وہ بالکل مکمل اور اصلی شکل یہی ہے نہ اس میں سے کچھ کھویا ہے نہ کچھ نکالا گیا ہے۔ اس میں کوئی اضافہ بھی نہیں کیا گیا جب ہم قل ہو۔ اللہ احد کی تلاوت کرتے ہیں تو ہمیں یہ احساس ہوتا ہے لفظ" اللہ" صحیح مقام پر ہے اور یہ ۶۹۸ میں شامل ہے۔ اسی طرح اللہ الصمد میں لفظ" اللہ" صحیح مقام پر ہے اور وہ بھی اس گنتی میں شامل ہے لہذا ہم اس سے دو نتیجے اخذ کرتے ہیں (۱) قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے جو کل بنی نوع انسان کے لئے ہے (۲) قرآن مجید بحفاظت اور محفوظ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اصل اور تا قیامت ارشاد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اس کا وعدہ فرمایا ہے کہ میرے دنیا کے آخری ارشادات باحفاظت رہیں گے۔ ملاحظہ ہو سورہ نمبر ۱۵ الحجر آیت نمبر ۹ "ہم نے آپ تک یہ پیغام پہنچا دیا ہے اور یقیناً ہم اس کی حفاظت کریں گے"۔

کیا قرآن مجید میں ۱۹ کی کوئی خصوصیت ہے؟ بالکل ہے۔ ۱۹ کا ذکر خاص طور پر سورہ نمبر ۷۴ المدثر میں ارشاد ہوا ہے اس کا ذکر خاص طور پر ان کے لئے کیا گیا ہے جو قرآن مجید کو انسانی تصنیف تصور کرتے ہیں سورہ نمبر ۷۴ المدثر میں آیات نمبر ۱ تا ۳۰ کی تلاوت کریں۔ ارشاد ہوا "اس کو مجھ پر چھوڑ دو جس کو میں نے اکیلا انسان پیدا کیا اور اس کو بیٹوں اور اولاد سے نوازا۔ اسکو زندگی میں آرام دیا۔ اس کی خواہشات پوری نہیں ہوتیں وہ اور مانگتا ہے مگر وہ اس قدر ڈھیٹ ہے کہ ہمارے ارشادات ماننے سے گریز کرتا ہے اس نے سوچا اور لغو نتیجہ قرآن مجید کے متعلق اخذ کیا۔

اس نے تیوریاں چڑھائیں اور قرآن مجید کو ناپسند کیا پھر غرور سے کہا کہ یہ کیا جادوگری ہے یہ انسانی تصنیف ہے میں اس کو سزا دوں گا اور ایسی سزا دوں گا جو مکمل ہو۔ جسم کی جلد جلے گی اس میں ۱۹ ہوں گے" ان آیتوں سے صاف طور سے بتایا گیا ہے کہ جو کوئی قرآن مجید کو انسانی تصنیف تصور کریگا اس کو ۱۹ کے تحت سزا دی جائے گی۔ اور جو کوئی اس بات سے انحراف کرے گا کہ قرآن مجید ارشادِ خداوندی نہیں ہے بلکہ انسانی تصنیف ہے تو اس کو ۱۹ سے مقابلہ کرنا ہوگا پہلی نظر میں ۱۹ کا ذکر فکر میں ڈالتا ہے۔ خاص طور پر جب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ۱۹ فرشتے محافظ جہنم ہیں کیونکہ ہمیں ۱۹ اور قرآن مجید کی حسابی تکمیل کا پتہ نہیں تھا اگر ہم بغور سورہ نمبر ۷۴ المدثر کی آیات نمبر ۱۱۔۲۷ کا مطالعہ کریں تو یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اس سورہ میں ۱۹ کا مطلب بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے ۱۹ حروف سے ہے اگر ہم قرآن مجید کے نزول کا مطالعہ کریں تو پہلی وحی میں سورہ نمبر ۹۶ العلق کی چند آیات نزول ہوئیں۔ یہ سورہ میں ۱۹ آیات ہیں اور یہ سورہ قرآن مجید کے اختتام سے ۱۹ واں ہے۔ دوسرا سورہ نمبر ۶۸ القلم کی چند آیات نزول ہوئیں۔ تیسری مرتبہ حضرت جبرئیل سورہ نمبر ۷۳ کی چند آیات لائے۔ اس کے بعد سورہ نمبر ۷۴ المدثر کی ۳۰ آیات کا نزول ہوا جس میں ۱۹ کا ذکر ہے اس کے بعد بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم کے ۱۹ حروف نزول ہوئے۔ اس بات پر کوئی اختلاف رائے نہیں ہے کہ پہلی مکمل سورہ جو حضرت جبرئیلؑ نے حضرت محمدؐ کو پہنچائی۔ وہ سورہ الفاتحہ ہے۔ جو بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتا ہے اور اس میں ۱۹ حروف ہیں۔ یہ بات بعید از قیاس نہیں ہے کہ جو لوگ قرآن مجید کو انسانی تصنیف تصور کرتے ہیں ان کا بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم کے ۱۹ حروف سے مقابلہ ہے ہم اس نتیجے پر اس وجہ سے پہنچتے ہیں کہ جو ۱۹ حروف بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم میں آئے ہیں وہ کسی حال معجزہ سے کم نہیں ہیں۔

گو کہ حسابی عمل پہلی قرآنی آیت میں موجود ہے وہ شہادت کے طور پر کافی ہے کہ قرآن مجید مکمل ہے اور پوری بنی نوع انسان کے لئے وجود میں آیا ہے۔ یہ ارشاد خداوندی ہے جس میں انسان کا کوئی ہاتھ نہیں ہے مگر اللّٰہ تعالیٰ کا منشا ہے کہ اس کی شہادت اور مکمل ہو

پہلے جیسے عرض کیا ہے جو کچھ شہادت ہمیں میسر ہوئی ہے وہ سمندر کا ایک قطرہ ہے زیادہ شہادت معجزہ ان عجیب حروف تہجی میں موجود ہے جن سے کچھ آیات شروع ہوتی ہیں۔

عربی حروف تہجی میں ۲۸ حروف ہیں ان میں سے ۱۴ حروف یعنی آدھے حروف تہجی سے ۱۴ حروف قرآنی تکمیل دیئے گئے ہیں اور ان حروف قرآنی سے ۲۹ سوروں کی شروعات ہوتی ہیں۔ وہ چودہ حروف آ، ح، ر، س، ص، ط، ع، ق، ک، ل، م، ن، ہ، اور ی ہیں بعض آیتوں میں صرف ایک حرف استعمال ہوا ہے اور دوسری آیتوں میں ۲، ۳، ۴ یا ۵ حروف کا مجموعہ استعمال کیا گیا ہے وہ حروف یہ ہیں ق، ن، ص، ط ہ، ی س، ط س، ح م، آ ل م - آ ل ر - ط س م - ع س ق - آ ل م ر - آ ل م ص، ک ہ ی ع ص۔ جو سورہ جات ان حروف قرآنی سے شروع ہوتے ہیں وہ سورہ نمبرات ۲، ۳، ۷، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۹، ۲۰، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۶، ۳۸، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۵۰ اور ۶۸ ہیں یہ حروف قرآنی ایک عجوبہ ہیں جو اور کسی کتاب میں نہیں پائے جاتے آگے چل کر آپ کو احساس ہوگا کہ ان قرآنی حروف کا بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ۱۹ حروف کے ساتھ ایک رشتہ ہے آپ بھی یہ دیکھیں گے ۱۴ حروف سے ۱۴ حروف قرآنی بنائے گئے جو ۲۹ سوروں میں استعمال ہوتے ہیں اگر ہم ۱۴ + ۱۴ + ۲۹ کو جمع کریں تو مجموعہ ۵۷ ہوتا ہے یعنی ۳ × ۱۹ - آیئے ہم ایک قرآنی حرف کا تجزیہ کریں۔

حرف قرآنی "ق"

ق دو سوروں سورہ نمبر ۵۰ ق اور سورہ نمبر ۴۲ الشوریٰ کے شروع میں استعمال ہوا ہے۔ اگر ۲-۳ منٹ لگا کر آپ سورہ ق میں آپ ق کی گنتی کریں تو ان کا مجموعہ ۵۷ ہوگا۔ سورہ الشوریٰ سورہ ق سے تقریباً دگنا ہے اس میں بھی ق کی گنتی ۵۷ ہے ۵۷ کے معنی ۳ × ۱۹ ہے۔ انسان اس کو دیکھ کر سوچ میں پڑ جاتا ہے اور سربسجود ہوتا ہے کہ کس قدر شمارہ حسابی تکمیل اللہ تعالیٰ نے بطور شہادت عطا فرمائی ہے نہ صرف ہمیں یہ معلوم ہوا کہ دونوں صورتوں میں

ن کی تعداد برابر برابر ۵۷ ہے جو کہ ۱۹ کا مضرب ہے یعنی ۳ × ۱۹ - ان دونوں سورتوں میں
ق کا مجموعہ ۱۱۴ ہے یعنی ۶ × ۱۹ - آپ یہ بھی غور فرمائیں کہ قرآن مجید میں ۱۱۴ سورتیں ہیں - اگر
ہم ق کا مطلب قرآن مجید لیں تو یہ بالکل بجا ہوگا - کیونکہ ق کی تعداد اور قرآن مجید کے سورتوں
کی تعداد برابر ہے لہذا قرآن مجید مکمل ہے جس میں کوئی جمع یا تفریق نہیں ہوئی ہے -

اس جگہ پر مناسب ہوگا اگر ہم اس جگہ پر قرآنی حساب کا ایک اور نمونہ دیکھیں سورہ ق کی
آیت نمبر ۱۳ ایک چھوٹی سی آیت ہے جس کی تلاوت ہم بغور نہیں کرتے اگر اس آیت کا ہم بغور معائنہ
کریں تو اس بات کی شہادت ملتی ہے کہ قرآن مجید میں ایک ایک لفظ بہ احتیاط اور سوجھ بوجھ
کے ساتھ استعمال میں لایا گیا ہے - یہ آیت "وعاد و فرعون واخوان لوط" کا مطلب تو یہ ہے کہ "عاد"
فرعون اور قوم لوطؑ لوط کے لوگوں کا قرآن مجید میں ۱۲ مرتبہ ذکر آیا ہے (سورہ نمبر ۷ آیت ۸۰،
سورہ نمبر ۱۱ آیت ۷۰، ۷۴ اور ۸۹، سورہ نمبر ۲۲، آیت ۴۳، سورہ نمبر ۲۶ آیت ۱۶۰، سورہ نمبر ۲۷
آیت ۵۴، ۵۶، سورہ نمبر ۲۹ آیت ۲۸، سورہ نمبر ۳۸ آیت ۱۳، سورہ نمبر ۵۰ آیت نمبر ۱۳ اور سورہ نمبر ۵۴
آیت ۳۳) اور ہر جگہ پر ان سے خطاب قوم لوط سے کیا ہے سوائے سورہ ق کی آیت ۱۳ میں جہاں اخوان
لوط کہا گیا ہے - اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اگر اخوان کی جگہ قوم کا استعمال ہوتا تو ق کی تعداد
۵۸ ہو جاتی جو کہ ۱۹ سے تقسیم نہیں ہوتا اور "ق" کا کل مجموعہ قرآن مجید کی آیات سے تجاوز کر جاتا - اگر
ایسا ہوتا تو قرآن مجید کا حساب درہم برہم ہو جاتا - کیونکہ ۱۱۵ کا مجموعہ ۱۹ سے تقسیم نہیں ہو سکتا
اس سے پتہ چلتا ہے کہ اگر ایک بھی حرف ادھر سے ادھر ہو جائے تو قرآنی حساب ختم ہو جاتا اگر پچھلے
۱۴۰۰ سو سال میں ایک بھی لفظ جس میں ق موجود ہے جیسے قوم، قوال، یقول، قد وغیرہ بڑھایا
جاتا یا کم کیا جاتا تو قرآنی حساب ختم ہو جاتا -

قرآنی حرف "ن"

ایک ہی سورہ ہے جس میں "ن" کا استعمال ہوا ہے - یہ سورہ ۶۸ القلم ہے - اس سورہ

میں "ن" ۱۳۳ (۷ × ۱۹) استعمال ہوا ہے۔ اگر ایک بھی لفظ جس میں "ن" ہو بدل جاتا تو یہ حساب ختم ہو جاتا۔ معجزہ قرآنی کا ہر ایک اچھی طرح امتحان کر سکتا ہے۔

قرآنی حرف "ص"

حرف "ص" ۳ سوروں (سورہ ۷ الاعراف، سورہ ۱۹ مریم، سورہ ۳۸ ص) کے شروعات میں استعمال ہوا ہے۔ تینوں سوروں میں "ص" کی گنتی ۱۵۲ یعنی ۸ × ۱۹ ہے۔ اس معاملہ میں اگر ہم سورہ ۷ الاعراف کی آیت ۶۹ کا معائنہ کریں تو کچھ اور روشنی پڑے گی۔ اس آیت میں لفظ "بصطۃ" استعمال ہوا ہے۔ اس لفظ میں س کی جگہ "ص" کا استعمال ہوا ہے۔ زبانِ عربی میں یہ لفظ "س" کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اور "ص" کے ساتھ کوئی لفظ نہیں ہے۔ قرآن دانوں نے بتایا ہے اگر یہ لفظ "ص" کے ساتھ لکھا جائے تو وہ توفیقہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب حضرت جبرئیل یہ آیات لائے تو انہوں نے حضرت محمد کو بتایا کہ یہ لفظ "ص" سے لکھا جائے گا۔ اور اس میں "س" نہ استعمال کیا جاوے۔ اس خاص قسم کے ہیجے جو کئے گئے ہیں اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ قرآنِ مجید میں اس پیچیدہ قسم کے ہیجے کرنے سے اس کو محفوظ کرنا ہے۔ اس میں جمع۔ تفریق یا ردو بدل نہ ہو۔ ہر نسل اس معجزہ محمدی یعنی قرآنِ مجید کا مشاہدہ کرے گی۔

دو قرآنی حروف "ط" اور "ہ"

سورہ ۲۰ طٰہٰ میں یہ دونوں الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اس میں "ط" ۲۸ اور "ہ" ۳۱۴ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ ان دونوں کا مجموعہ ۳۴۲ یعنی ۱۸ × ۱۹ ہوتا ہے اس وقت ایک عجوبہ سے پردہ اٹھتا ہے جو اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ قرآنِ مجید کی حسابی تکمیل بہت ہی پیچیدہ ہے "ط" اور "ہ" کی گنتی نہ صرف سورہ طٰہٰ

میں ۱۹ کا متضرب یا مرکب ہے بلکہ جہاں جہاں یہ اکیلے استعمال ہوئے ہیں وہاں بھی یہی حال ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حرف "ط" سورہ ۲۰ طٰہٰ۔ سورہ ۲۶ الشعراء۔ سورہ ۲۷ النمل اور سورہ ۲۸ القصص کے شروعات میں استعمال ہوا ہے اور حرف "ہ" سورہ ۲۰ طٰہٰ اور سورہ ۱۹ مریم کے شروعات میں استعمال کیا گیا ہے۔ چار سوروں میں "ط" کی گنتی اور دو سوروں میں "ہ" کی گنتی کا مجموعہ ۵۸۹ یعنی ۳۱ × ۱۹ ہوتا ہے۔ ان سب کی تفصیل آپکی آسانی کے لئے اس مضمون کے آخر میں دی جائے گی۔ آپ دیکھ رہے ہیں۔ قرآنی حروف کا استعمال کس عمدگی سے کیا گیا ہے۔ "ط" اور "ہ" کی گنتی کس خاص پلان کے تحت عمل میں لائی گئی ہے جو کہ نہ صرف سورہ طٰہٰ میں موجود ہے بلکہ جہاں "ط" اور "ہ" اکیلے یا کسی اور حرف کے ساتھ استعمال کئے گئے ہیں آگے چل کر آپ اس کا اور مشاہدہ کریں گے جیسے جیسے ہم حسابی عمل کا معائنہ کرتے ہیں۔ ہمیں اس بات کا علم ہوتا ہے کہ قرآنی حساب اپنی پیچیدگی کی وجہ سے انسانی طاقت سے باہر ہے۔

دو قرآنی حروف "ی" اور "س"

یہ دو قرآنی حروف سورہ ۳۶ "یٰسٓ" کے شروع میں موجود ہے "ی" کی گنتی اس سورہ میں ۲۳۷ اور "س" کی گنتی ۴۸ ہے ان کا مجموعہ ۲۸۵ یعنی ۱۵ × ۱۹ ہے۔

وہی حسابی عمل جو سورہ طٰہٰ میں موجود ہے وہ ان دو حروف کے مجموعہ کے ساتھ بھی موجود ہے "یہی" سورہ ۱۹ مریم اور سورہ ۳۶ "یٰسٓ" میں موجود ہے اور ان دونوں سوروں میں "ی" کی گنتی ۵۸۲ ہے۔ حرف "س" پانچ سوروں میں موجود ہے یہ اور سورہ ۲۶ "الشعراء" سورہ ۲۷ "النمل" سورہ ۲۸ "القصص" سورہ ۳۶ "یٰسٓ" اور سورہ ۴۲ الشوریٰ ہیں ان پانچ سوروں میں "س" کی مجموعی گنتی ۳۸۷ ہے اگر ہم ان دونوں مجموعوں کو جمع کریں (۳۸۷ + ۵۸۲) تو کل مجموعہ ۹۶۹ یعنی ۵۱ × ۱۹ ہوتا ہے۔

دو قرآنی حروف "ح" اور "م"

یہ حروف ۷ سوروں یعنی ۴۰ تا ۴۶ میں پائے جاتے ہیں۔ ساتوں سوروں میں "ح" کی مجموعی گنتی ۳۰۴ یعنی ۱۶×۱۹ ہے اور "م" کی گنتی ۱۸۶۲ یعنی ۹۸×۱۹ ہے۔ ان دونوں کا مجموعہ ۲۱۶۶ یعنی ۱۱۴×۱۹ ہے۔ اگر اس کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ۲۱۶۶ کچھ اور معنی رکھتا ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ۱۹ حروف کو قرآن مجید کے ۱۱۴ سوروں سے ضرب دیا گیا ہے۔

دو قرآنی حروف "ط" اور "س"۔

ان دو حروف میں خاص خصوصیت ہے۔ یہ معلوم ہو کہ جتنے سورے "ط" سے شروع ہوتے اور جتنے سورے "س" سے شروع ہوئے ان کا مجموعہ ۱۹ سے منقسم ہے "ط" چار سوروں نمبر ۲۰ طٰہٰ، ۲۶ الشعرا، ۲۷ النمل اور نمبر ۲۸ القصص میں پایا جاتا ہے اور اس کی مجموعی گنتی ۱۰۷ ہے اور "س" پانچ سوروں یعنی ۲۶ الشعرا نمبر ۲۷ النمل۔ نمبر ۲۸ القصص نمبر ۳۶ یٰس اور ۴۲ الشوریٰ میں استعمال ہوا ہے۔ اور "س" کی مجموعی گنتی ۳۸۷ ہے اگر دونوں کا مجموعہ (۱۰۷+۳۸۷) لیا جائے تو وہ ۴۹۴ بنتا ہے یعنی ۲۶×۱۹۔

تین قرآنی حروف طسم

آپ پہلے دیکھ چکے ہیں کہ جن سوروں میں "ط" اور "س" کی مجموعی گنتی کی گئی۔ وہ مجموعہ ۱۹ سے منقسم ہے "م" کو دو سوروں نمبر ۲۶ الشعرا اور نمبر ۲۸ القصص میں "ط" اور "س" کے ساتھ استعمال کیا گیا۔ ان دونوں سوروں میں "م" کی تعداد ۹۵۰ ہے جو کہ بخود ۱۹ سے منقسم۔ اگر ہم کلی طور پر "ط" اور "س" کی تعداد کو "م" کی جو دو سوروں میں پایا

جاتا ہے) جمع کریں (۲۸۷ + ۱۰۷ + ۹۵۰) تو مجموعہ ۱۴۴۴ یعنی ۷۶ × ۱۹ بنتا ہے۔

اس کے علاوہ اگر ہم مندرجہ بالا چار دوا سوروں میں "ط" کی گنتی کریں اور مندرجہ بالا پانچ سوروں میں "س" کی گنتی کریں اور سترہ سوروں میں "م" گنتی کریں (۸۶۸۳) اور ان تینوں کا مجموعہ لیں (۱۰۷ + ۳۸۷ + ۸۶۸۳) تو وہ ۹۱۷۷ بنتا ہے یعنی ۴۸۳ × ۱۹۔ (چارٹ ملاحظہ فرمائیے)

تین قرآنی حروف "آ' ل' م"

یہ تین حروف ۸ سوروں کے شروعات میں آتے ہیں۔ (سورہ نمبر ۲ البقرہ۔ سورہ نمبر ۳ العمران۔ سورہ نمبر ۷ الاعراف۔ سورہ نمبر ۱۳ الرعد۔ سورہ نمبر ۲۹ العنکبوت۔ سورہ نمبر ۳۰ الروم سورہ نمبر ۳۱ لقمان اور سورہ نمبر ۳۲ السجدہ) ان آٹھوں سوروں میں تینوں حروف کی مجموعی گنتی ۲۶۶۷۶ ہوگی جو کہ ۱۹ سے منقسم ہے (۱۴۰۴ × ۱۹) اگر "آ" کی گنتی ان ۱۳ سوروں (نمبر ۲ البقرہ۔ نمبر ۳ العمران۔ نمبر ۷ الاعراف۔ نمبر ۱۰ یونس۔ نمبر ۱۱ الھود۔ نمبر ۱۲ یوسف۔ نمبر ۱۳ الرعد۔ نمبر ۱۴ ابراہیم۔ نمبر ۱۵ الحجر۔ نمبر ۲۹ العنکبوت۔ نمبر ۳۰ الروم۔ نمبر ۳۱ لقمان۔ نمبر ۳۲ السجدہ) میں کریں جن میں "آ" سے شروعات ہے تو مجموعی گنتی ۱۷۴۹۹ یعنی ۹۲۱ × ۱۹ ہے۔ ان ہی ۱۳ سوروں میں "ل" کی تعداد ۱۱۷۸۰ یعنی ۹۲۱ × ۱۹ ہے۔ حرف "م" ۱۷ سوروں (نمبر ۲ البقرہ۔ نمبر ۳ العمران۔ نمبر ۷ الاعراف۔ نمبر ۱۳ رعد۔ نمبر ۲۶ الشعراء۔ نمبر ۲۸ القصص۔ نمبر ۲۹ العنکبوت۔ نمبر ۳۰ الروم۔ نمبر ۳۱ لقمان۔ نمبر ۳۲ السجدہ۔ نمبر ۴۰ المومن۔ نمبر ۴۱ حم السجدہ۔ نمبر ۴۲ الشوریٰ۔ نمبر ۴۳ الزخرف۔ نمبر ۴۴ الدخان۔ نمبر ۴۵ الجاثیہ۔ نمبر ۴۶ الاحقاف) میں پایا جاتا ہے اور ان سوروں میں اس کی مجموعی گنتی ۸۶۸۳ یعنی ۴۵۷ × ۱۹ ہے۔ اگر ہم آ ل م کی مجموعی گنتی کریں (۱۷۴۹۹ + ۱۱۷۸۰ + ۸۶۸۳) تو کل مجموعہ ۳۷۹۶۲ یعنی ۱۹۹۸ × ۱۹ ہوتا ہے۔

اس مقام پر مناسب ہوگا اگر ہم ایک حدیث کا ذکر کریں "میں تمہیں بتاؤں کہ "آ ل م"

ایک نہیں ہے۔ "آ" الگ ہے۔ "ل" الگ ہے اور "م" الگ ہے۔ ان کے الگ الگ ہوتے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے مگر قرآنی حساب میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ یہ امر اور صاف ظاہر ہو جائے گا۔ جب ہم دوسرے مجموعات جیسے آ ل م ص۔ آ ل م ر اور آ ل ر کا مطالعہ کریں گے۔

تین قرآنی حروف آ ل ر

یہ پانچ سوروں (نمبر ۱۰ یونس نمبر ۱۱ سورہ الھود نمبر ۱۲ یوسف نمبر ۱۴۔ ابراہیم۔ نمبر ۱۵ الحجر) کی شروعات ان تین قرآنی حروف سے ہوتی ہے۔ ان حروف کی گنتی سے قرآن مجید کی حسابی تصنیف ظاہر ہو جاتی ہے اور بتاتی ہے کہ یہ کس قدر پیچیدہ حساب ہے۔ اگر ان سوروں میں "آ" "ل" "ر" کی گنتی کریں تو اس کا مجموعہ ۹۵۷۲ ہوگی۔ جو کہ ۱۹ سے منقسم نہیں ہے۔ اس وجہ سے اس پر زیادہ توجہ دینی پڑی۔ پتہ یہ چلا کہ ہم نے "ر" کو جو کہ سورہ نمبر ۱۳ الرعد کے شروع میں آیا ہے۔ اس کی گنتی نہیں کی تھی۔ اگر اس "ر" کی گنتی کو (جو کہ ۱۳۷ ہے) ۹۵۷۲ میں جمع کریں تو کل مجموعہ ۹۷۰۹ یعنی ۵۱۱ × ۱۹ ہے۔

تین قرآنی حروف ع س ق

یہ تینوں حروف سورہ نمبر ۴۲ الشوریٰ کے شروع میں پائے جاتے ہیں۔ اس سورہ میں ان تینوں حروف کی مجموعی تعداد ۲۰۹ (۱۱ × ۱۹) ہے۔ اگر ہم "ع" کو سورہ نمبر ۱۹ مریم اور سورہ نمبر ۴۲ الشوریٰ میں گنتی کریں اور حرف "س" کی تعداد سورہ نمبر ۲۶ الشعرا۔ سورہ نمبر ۲۸ القصص یسورہ نمبر ۳۶ لیس اور سورہ نمبر ۴۲ الشوریٰ میں جمع کریں اور پھر "ق" سورہ الشوریٰ اور سورہ ق میں گن کر ان سب کو جمع کرلیں تو مجموعہ ۷۲۲ ہوتا ہے جو کہ ۱۹ سے منقسم ہے۔ (۳۸ × ۱۹) حرف "ع" کی گنتی ۲۲۱۔ حرف "س" ۳۸۷ اور حرف ق کی گنتی ۱۱۴ ہوتی ہے

چار قرآنی حروف آل م ر

سورہ ۱۳ الرعد ان چاروں حروف سے شروع ہوتا ہے۔ اس سورہ میں ان چار حروف کا مجموعہ ۱۵۰۱ یعنی ۷۹ × ۱۹ ہے وہی پیچیدہ حساب آل م ر میں بھی ہے۔ چاہے آپ چاروں حروف کو سورہ الرعد میں گنیں یا علیحدہ علیحدہ ان حروف کو سب سوروں میں گنیں یا ان حروف کو سب سوروں میں گنیں یا سب حروف کا مجموعہ لے لیں ہر حال ان میں ۱۹ کا رشتہ ہوگا۔

اس وقت موزوں ہوگا اگر ہم ۱۵۰۱ کو بغور دیکھیں۔ ۱۵۰۱ ایک اچھا نمبر ہے۔ مگر وہ ۱۹ سے منقسم نہیں ہے۔ ایک بھی حرف چاہے "آ" چاہے "ل" چاہے "م" چاہے "ر" ادھر سے اُدھر ہو جائے تو ۱۹ کا مرکب نہیں ہوتا۔ اس کا مفہوم آپ زیادہ بہتر سمجھ سکیں گے اگر قرآن مجید میں خاص قسم کے ہجوں پر غور کریں۔ الفاظ جیسے صلاۃ یعنی نماز، حیاۃ یعنی زندگی۔ زکاۃ یعنی خیرات، مشکاۃ یعنی روشنی وغیرہ زبان عربی کے عام طریقہ سے ہجے نہیں کئے گئے۔ ان کو قرآن مجید میں صلوٰۃ، حیوٰۃ، زکوٰۃ، مشکوٰۃ لکھا جاتا ہے اگر قرآن مجید اصل عربی ہجوں سے لکھا جاتا تو کتنا فرق پڑ جاتا مثال کے طور پر حرف "آ" کے نہ ہونے سے قرآن حساب ٹھیک ہو گیا اور اگر ایسا نہ ہوتا تو حساب قرآنی درہم برہم ہو جاتا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے یہ طریقہ استعمال کر کے قرآن مجید کو محفوظ کر لیا۔ جتنی مرتبہ بھی یہ کوشش کی گئی کہ قرآن مجید اس دور کے طریقے سے لکھا جائے تو وہ کوششیں ناکام ہو گئیں۔

پانچ قرآنی حروف ک ہ ی ع ص

سورہ ۱۹ مریم کو شروع ان حروف سے کیا گیا ہے۔ اس سورے میں پانچوں حروف کا مجموعہ ۷۹۸ یعنی ۴۲ × ۱۹ ہے۔

لہٰذا ہم نے دیکھا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ۱۹ حروف سے حروف قرآنی کا کیا رشتہ ہے۔ اس کا تعلق سب حروف سے ہے پچھلے ۱۴۰۰ سال میں ان حروف کا مطلب مخفی رہا ہے۔ ہماری نسل اس طرح سے خوش قسمت ہے کہ ہم نے ان حروف کے معجزے کو دیکھا ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ قرآنی حروف اس بات کی شہادت ہے کہ قرآن مجید پوری بنی نوع انسان کے لئے ارشاد خداوندی ہے۔ قرآن مجید بالکل محفوظ ہے جس میں کوئی ردّ و بدل۔ جمع تفریق نہیں ہوئی ہے اور اس بات کی شہادت ہے کہ جتنے بھی پیغمبروں نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد دنیا کو پہنچایا تھا۔ وہ ختم ہو گئے اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا آخری اور مکمل ارشاد ہے (ملاحظہ ہو سورہ ۵ المائدہ آیت ۴۸)

اگر ہم بغور ان حروف قرآنی کا مطالعہ کریں تو اللہ تعالیٰ ہمیں بتاتا ہے کہ ان حروف کا کیا مطلب ہے تقریباً ہر سورہ جہاں حروف قرآنی پائے جاتے ہیں۔ اس کے فوراً بعد یہ لکھتا ہے کہ قرآن مجید بنی نوع انسان کے لئے ارشاد خداوندی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک اور شہادت قرآن مجید کے ارشاد خداوندی ہونے کے متعلق ہے۔ یہ بھی بات غور طلب ہے کہ وہ سورے جو حروف قرآنی سے شروع نہیں ہوتے وہاں یہ موجود نہیں ہے۔

یہ سب کچھ مطالعہ کرنے کے بعد اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ یہ معجزہ ایسا ہے جس کے بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ قرآن مجید میں حروف کا استعمال کس عمدگی اور حساب سے کیا گیا ہے جس کی کوئی مثال نہیں۔ ہر ایک حرف کا استعمال حساب کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ ان ہی حروف سے آیتیں تکمیل دی گئی ہیں جو کہ زبان کے لحاظ سے بالکل صحیح ہیں اور وہ بنی نوع انسان کو بڑی عمدگی سے ارشاد خداوندی پہنچاتا ہے۔

اس مضمون کا اختتام میں سورہ ۵۹ الحشر آیت ۲۱ سے کروں گا۔

"اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے۔ تو (اے مخاطب) تو اس کو دیکھتا کہ خدا کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا"+

القرآن الكريم معجزۂ محمد الابدية

نمبر شمار	السورة	الفواتح	ا	ل	م	ر	ص	ح	ط	س	ه	ى	ع	ق	ن	ك	كل تعداد	
١	البقرة (٢)	الم	٤٥٩٢	٣٢٠٤	٢١٩٥	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	٩٩٩١	تمام الم ١٩×١٤٠٢٤ = ٢٦٦٤٧٦
٢	آل عمران (٣)	الم	٢٥٧٨	١٨٨٥	١٢٥١	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	٥٧١٤	المص ١٩×٢٨٢ = ٥٣٥٨
٣	الاعراف (٧)	المص	٢٥٧٢	١٥٢٣	١١٦٥	..	٩٨	...	...	...	...	...	...	...	...	...	٥٢٦ +٩٨ = ٥٣٥٨	الر ملاحظہ فرمایے صفحہ ٣٣ ١٩×٥١١ = ٩٧٠٩
٤	يونس (١٠)	الر	١٣٥٣	٩١٢	...	٢٥٧	..	..	...	...	...	...	...	...	...	...	٢٥٢٢	
٥	هود (١١)	الر	١٤٠٢	٧٨٨	...	٣٢٤	...	—	—	...	...	...	...	...	...	...	٢٥١٤	المر ١٩×٧٩ = ١٥٠١
٦	يوسف (١٢)	الر	١٣٣٥	٨١٢	...	٢٥٨	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	٢٤٠٥	كهيعص ١٩×٤٢ = ١٧٩٨
٧	الرعد (١٣)	المر	٦٢٥	٤٧٩	٢٦٠	١٣٧	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	١٣٦٤+١٣٧ = ١٥٠١	طه ١٩×١٨ = ٣٤٢
٨	ابراهيم (١٤)	الر	٥٩٤	٤٥٢	...	١٦٠	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	١٢٠٦	طس ١٩×٢٦ = ٤٩٤
٩	الحجر (١٥)	الر	٥٠٣	٣٢٣	...	٩٩	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	٩٢٥	طسم ١٩×٧٦ = ١٤٤٤
١٠	مريم (١٩)	كهيعص	—	...	...	...	٢٦	...	...	...	١٦٨	٣٤٥	١٢٢	...	...	١٣٧	٧٩٨	يس ١٩×١٥ = ٢٨٥
١١	طه (٢٠)	طه	...	...	...	...	...	...	٢٨	...	٣١٤	...	...	...	...	...	٣٤٢	ص ١٩×١٨ = ١٥٢
١٢	الشعراء (٢٦)	طسم	...	—	٤٨٩	...	...	...	٣٣	٩٣	...	...	...	...	...	...	٦١٥	حم عسق ١٩×٣٠ = ٥٧٠ ؛ ١٩×١٩ = ٢٠٩
١٣	النمل (٢٧)	طس	...	—	—	...	...	—	٢٧	٩٣	...	...	...	...	...	...	١٢٠	حم (تمام) ١٩×١١٤ = ٢١٦٦
١٤	القصص (٢٨)	طسم	...	...	٤٦١	...	...	—	١٩	١٠٠	...	—	...	...	...	...	٥٨٠	ن ١٩×٧ = ١٣٣
١٥	العنكبوت (٢٩)	الم	٧٨٤	٥٥٤	٣٤٧	.	...	—	—	...	—	—	—	—	—	...	١٦٨٥	ق ١٩×٦ ١١٤
١٦	الروم (٣٠)	الم	٥٤٥	٣٩٦	٣١٨	.	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	١٢٥٩	ن ١٩×٧ ١٣٣ تمام حم
١٧	لقمان (٣١)	الم	٣٤٨	٢٩٨	١٧٧	.	—	—	—	—	—	—	—	—	—	.	٨٢٣	الم ١٩×٤٧٣ = ٨٩٨٧ = ٨٦٨٣ + ٣٠٤
١٨	السجدة (٣٢)	الم	٢٦٨	١٥٤	١٥٨	..	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	٥٨٠	ص ١٩×٨ ١٥٢ تمام يس ٥٨٢+٣٨٧ = ٩٦٩ = ١٩×٥١

طه ١٩×٣٨ = ٧٢٢

تمام عسق ٧٢٢ = ١١٤+٢٢١+٣٠٤

نمبر شمار	السورہ	الفواتح	ا	ل	م	ر	ص	ح	ط	س	ھ	ی	ع	ق	ن	ک	کل تعداد
۱۹	یٰس (۳۶)	یٰس								۴۸		۲۳۷					۲۸۵
۲۰	ص (۳۸)	ص					۲۸										۲۸
۲۱	غافر/المومن (۴۰)	حم	...	...	۳۸۹			۶۴									۴۵۳
۲۲	فصلت/حم السجدہ (۴۱)	حم			۲۷۶			۵۸									۳۳۴
۲۳	الشوریٰ (۴۲)	حم عسق			۳۰۸			۵۳		۵۳			۹۹	۵۷			۳۶۱+۲۰۹ = ۵۷۰
۲۴	الزخرف (۴۳)	حم			۳۱۷			۴۵									۳۶۲
۲۵	الدخان (۴۴)	حم			۱۴۵			۱۶									۱۶۱
۲۶	الجاثیہ (۴۵)	حم			۲۰۰			۳۱									۲۳۱
۲۷	الاحقاف (۴۶)	حم			۲۲۷			۳۷									۲۶۴
۲۸	ق (۵۰)	ق												۵۷			۵۷
۲۹	القلم (۶۸)	ن													۱۳۳	...	۱۳۳
			۱۷۴۹۹	۱۱۷۸۰	۸۶۸۳	۱۲۳۵	۱۵۲	۳۰۴	۱۰۷	۳۸۷	۴۸۲	۵۸۲	۲۲۱	۱۱۴	۱۳۳	۱۳۷	

ق ۱۱۴ = ۱۹×۶
ن ۱۳۳ = ۱۹×۷
ص ۱۵۲ = ۱۹×۸
طٰہٰ ۳۴۲ = ۱۹×۱۸
یٰس ۲۸۵ = ۱۹×۱۵
طس ۴۹۴ = ۱۹×۲۶
حم ۲۱۶۶ = ۱۹×۱۱۴
طسم ۱۴۴۴ = ۱۹×۷۶
عسق ۲۰۹ = ۱۹×۱۱
الم ۲۶۶۷۶ = ۱۹×۱۴۰۴
الر ۹۷۰۹ = ۱۹×۵۱۱
المص ۵۳۵۸ = ۱۹×۲۸۲
المر ۱۵۰۱ = ۱۹×۷۹
کھیعص ۷۹۸ = ۱۹×۴۲

۴۹۳۸۱ = ۱۹×۲۵۹۹

تمام ا ۱۷۴۹۹ = ۱۹×۹۲۱
تمام ل ۱۱۷۸۰ = ۱۹×۶۲۰
تمام م ۸۶۸۳ = ۱۹×۴۵۷
تمام ر ۱۲۳۵ = ۱۹×۶۵
تمام ص ۱۵۲ = ۱۹×۸
تمام ح ۳۰۴ = ۱۹×۱۶

تمام الم ۳۷۹۶۲ = ۱۹×۱۹۹۸
تمام المر ۳۹۱۹۷ = ۱۹×۲۰۶۳
تمام المص ۳۸۱۱۴ = ۱۹×۲۰۰۶
تمام طس ۱۰۷ + ۳۸۷ = ۴۹۴ = ۱۹×۲۶
تمام طسم ۱۰۷ + ۳۸۷ + ۸۶۸۳ = ۹۱۷۷ = ۱۹×۴۸۳
تمام طٰہٰ ۱۰۷ + ۴۸۲ = ۵۸۹ = ۱۹×۳۱

تمام حم ۳۰۴ + ۸۶۸۳ = ۸۹۸۷ = ۱۹×۴۷۳
تمام یٰس ۳۸۷ + ۵۸۲ = ۹۶۹ = ۱۹×۵۱
تمام عسق ۳۰۴ + ۲۲۱ + ۱۱۴ = ۷۲۲ = ۱۹×۳۸
تمام کھیعص ۱۳۷ + ۱۲۲ + ۳۴۵ + ۱۶۸ + ۲۶ = ۷۹۸ = ۱۹×۴۲

(شالیمار آرٹ پریس)
فون نمبر 74972